Volume IV
No. 48

SP IV-48-76 (E)
250

THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

———

OFFICIAL REPORT

———

Thursday, May 20, 1976

———

CONTENTS

	PAGES
Starred Questions and Answers	383
Deferred Starred Question and Answers	384
The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 1976—*Passed*	389
The Abandoned Properties (Taking over and Management) (Amendment) Bill, 1976—*Passed*	421

PRINTED AT THE CARAVAN PRESS, DARBAR MARKET, LAHORE
PUBLISHED BY THE MANAGER OF PUBLICATION, KARACHI
Price : Paisa 50

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Thursday, May 20, 1976

The Senate of Pakistan met in the Senate Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at half-past nine of the clock in the morning, Mr. Deputy Chairman (Mr. Tahir Mohammad Khan) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Deputy Chairman : Questions. Mr. Kamal Azfar.

COLONIES OF SHELTERLESS PERSONS

137. ***Mr. Kamal Azfar** (Put by Mr. Ahmad Waheed Akhtar) : Will the Minister of State for Defence and Foreign Affairs be pleased to state :

(a) whether Government has under consideration any proposal to declare Jutland Lines, Tunisia Lines, Abyssinia Lines, and Bizerta Lines, occupied by the shelterless persons since 1947, as Bazar Area under Rule 2 (b) of the Cantonment Land Administration Rules, 1937 ; and

(b) if reply to (a) above be in the affirmative, whether Government intends to direct the Cantonment Board to arrange for leasing of the sites mentioned in (a) above in favour of the occupants on concessional terms ?

Mr. Aziz Ahmed (Read by Malik Mohammad Akhtar) : (a) No.

(b) Does not arise.

Mr. Deputy Chairman : Any supplementary ? No. Next is by Maulana Shah Ahmed Noorani.

DEFERRED STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

(Originally set down for answer on 12th May, 1976)

PIA INTERNATIONAL SQUASH TOURNAMENT

123. ***Maulana Shah Ahmed Noorani Siddiqi :** Will the Minister of State for Defence and Foreign Affairs be pleased to state :

(a) the total amount spent on the International Squash Tournament organised by P I A in Karachi recently ;

(b) the head of account under which the P I A spent this money ; and

(c) the total amount of foreign exchange spent on this tournament ?

Mr. Aziz Ahmed (Read by Malik Mohammad Akhtar) : (a) The total amount spent on the Squash Tournament, organised by P I A in Karachi recently, is Rs. 7,75,198.12.

(b) This amount has been spent from the head of account relating to P I A's Sports and Public Relations budget.

(c) The foreign exchange component of the total expenditure indicated at (a) above, amounts to the equivalent of Rs. 2,30,809.60.

Mr. Deputy Chairman : Any supplementaries ? No. Next is by Maulana Shah Ahmad Noorani.

QUOTA RECRUITMENT IN PIA

124. ***Maulana Shah Ahmed Noorani Siddiqi :** Will the Minister of State for Defence and Foreign Affairs be pleased to State :

(a) the number of persons recruited in P I A from January, 1972 to January, 1976 ;

(b) the number of persons domiciled in (a) Sind urban, (b) Sind rural, (c) the Punjab, (d) Baluchistan and (e) the N W F P ; and

(c) number of the employees mentioned in (a) who were domiciled in Karachi ?

Mr. Aziz Ahmed (Read by Malik Mohammad Akhtar) : (a) Number of persons recruited in P I A from January, 1972 to January, 1976 is 5,619.

(b) For the period from 1-1-1972 to 30-6-1974, recruitment was made without reference to domicile representation. However, a statement of persons recruited on the basis of domicile from various provinces

with effect from 1-7-1974 to 1-1-1976, is as under :—

Sind		Punjab	Baluchistan	N W F P
Urban	Rural			
688	294	1,501	96	266

(c) In view of the Government policy regarding observance of quota system, persons are not separately and specifically recruited from Karachi against Sind Urban quota.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : سپلیمنٹری ۔ محترم وزیر صاحب یہ بیان فرمائیں گے کہ ۱-۱-۷۲ سے لے کر ۳۰-۶-۷۴ تک جو recruitment ہے ۔

without reference to domestic representation

کیوں کی گئی ہے ؟

ملک محمد اختر (وزیر قانون و پارلیمانی امور) : محترم ! quota observance policy ۱۹۷۴ء میں نافذ کی گئی ہے اس سلسلے میں پہلے اتنی چیزیں نہیں تھیں اس لئے اس سے پہلے کی فگر نہیں ہیں اور اس کے بعد اس پر سختی سے عمل کیا جا رہا ہے ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : عزت مآب وزیر صاحب یہ فرمائیں گے کہ بلوچستان کا کوٹہ جو ہے وہ ۷۶-۱۹۷۴ء میں پورا کر دیا گیا ہے ۔

ملک محمد اختر : بلوچستان کے کوٹہ میں shortage ضرور ہے لیکن آئندہ ترجیحی سلوک کیا جائے گا کیونکہ بعض اوقات qualification میں رکاوٹیں ضرور ہوتی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کے متعلق پوچھ رہے ہیں ؟

Am I correct, Sir, or I am confused if he is talking about Baluchistan.

Mr. Deputy Chairman : Yes.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : جی میں بلوچستان کے متعلق پوچھ رہا ہوں کہ اس کی کیا وجہ ہے ؟

Malik Mohammad Akhtar : I consider there has been some sort of slackness in this respect, and we assure the House that we will take due care, but the question is non-availability of personnel sometimes.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : کیا اس سلسلے میں بلوچستان ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Deputy Chairman : Mr. Farooq Ahmad Leghari wants to ask a supplementary.

جناب فاروق احمد لغاری : وزیر صاحب نے جو سٹیٹ منٹ ہمیں دیا ہے اس میں سندھ کے urban اور rural علاقے کے لئے علیحدہ علیحدہ گنجائش رکھی گئی ہے اور پنجاب، بلوچستان اور N W F P کے لئے اس قسم کی گنجائش نہیں رکھی گئی ہے اس کی کیا وجہ ہے وہ بتا سکیں گے ؟

ملک محمد اختر : میں معذرت خواہ ہوں کہ policy matter ہے اور کم از کم ۱۹۷۴ء میں جو recruitment ہوئی اور میں حال ہی میں اس عہدے پر آیا ہوں اور مجھے اس کے پس منظر سے کما حقہ واقفیت نہیں ہے لیکن ۱۹۷۴ء میں بعض صوبوں میں یہ محسوس کیا گیا تھا اور بالخصوص سندھ میں کہ urban اور rural میں distinguish کرنا ضروری ہے کیونکہ rural میں بہت ہی کم ملازمتوں کا تناسب دیا گیا تھا تو وہاں اس لئے کیا گیا ہے۔ پنجاب، بلوچستان اور N W F P میں تفاوت نہیں تھا اس لئے یہ نہیں کیا گیا ہے۔

جناب فاروق احمد خان لغاری : محترم وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ سندھ کے rural اور urban میں جو recruitment کی گئی ہے اس میں تفاوت زیادہ تھا۔ پنجاب، بلوچستان اور N W F P میں نہیں تھا معذرت سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے خیال میں پنجاب، بلوچستان - - -

جناب ڈپٹی چیئرمین : یہ تو آپ کی رائے ہے سپلیمنٹری تو نہیں ہے جی۔ مولانا شاہ احمد نورانی صاحب۔

جناب فاروق احمد خان لغاری : میں سپلیمنٹری پوچھوں گا کیا وزیر صاحب پی آئی اے سے رابطہ قائم کرکے یہ یقین دہانی کرا سکتے ہیں کہ پنجاب، بلوچستان اور N W F P کے لئے آئندہ rural اور urban کے لئے - - -

جناب ڈپٹی چیئرمین : بغیر رابطہ قائم کئے یقین دہانی تو وہ خود ہی کرا سکتے ہیں اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ فیڈرل منسٹری جو ہے وہ اس کوئسچن میں یقین دہانی کرائے تو

On the floor of the House he can give you some sort of assurance, but if you want further clarification from the Ministry, perhaps, this supplementary is not possible in this question.

Mr. Farooq Ahmed Leghari : I want an assurance.

Malik Mohammad Akhtar : I regret this is a wider policy matter which can be decided by the Cabinet and, therefore, I am unable to give any assurance but I can communicate your feelings.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : کیا محترم وزیر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ بلوچستان کے کوٹہ کی کمی کو پورا کرنے کے سلسلے میں پی آئی اے کیا کیا اقدامات کر رہی ہے ؟

ملک محمد اختر : جناب والا ! میں اس سے قبل بھی عرض کر چکا ہوں کہ بلوچستان میں ہم نے یقیناً اس کمی کو پورا کرنا ہو گا ۔ نہ صرف اس فیلڈ میں بلکہ ہر فیلڈ میں یقیناً یہ ھدایات جاری کریں گے کہ وہ اس میں زیادہ سے زیادہ بلوچستان کی کمی کو پورا کرنے کی کوشش کریں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : قاضی صاحب آپ نے یہ مان لیا ہے کہ personnel بلوچستان میں available نہیں ہیں - کیونکہ وزیر موصوف نے اس سلسلے میں جو ارشاد فرمایا ہے اس پر آپ خاموش رہے ہیں ؟

ملک محمد اختر : جناب والا ! ہمیں یہ بتایا گیا ہے ۔

قاضی فیض الحق : کیا وزیر موصوف یہ ارشاد فرمائیں گے کہ بلوچستان میں class IV servants کراچی سے بھرتی کریں گے ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : قاضی صاحب - یہ ضمنی سوال نہیں ہے ۔

قاضی فیض الحق : کیا وزیر محترم یہ بتا سکیں گے کہ بلوچستان سے جب اس کا کوٹہ پورا کیا جائے گا تو ان لوگوں کو واپس کراچی بھیج دیا جائے گا - یعنی بلوچستان کے لوگوں کو وہاں بھرتی کیا جائے گا ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : قاضی صاحب یہ بھی ضمنی سوال نہیں بنتا ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : جناب والا ! میں معافی چاہتا ہوں کہ میں سمجھ نہیں سکا ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : انہوں نے instruction دے دی ہے کہ اس کمی کو پورا کریں ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : جناب والا ! ہوتا یہ ہے کہ اس قسم کے اقدامات کئے جاتے ہیں کہ وہ مقامات جہاں کمی ہوتی ہے وہ لوگ بھرتی نہیں ہوسکے۔ یا ان کا کوٹہ پورا نہیں ہوسکا ۔ تو وہاں پی آئی اے کی سپیشل ٹیمیں ریکروٹمنٹ کے لئے بھیجی جاتی ہیں تو کیا اس قسم کے اقدامات کئے جائیں گے کہ پی آئی اے کی سپیشل ٹیم بھرتی کے لئے بلوچستان کے مختلف علاقوں میں بھیجی جائے ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ کا مطلب ہے کہ qualification relax کی جائے یا ایڈیشنل ٹریننگ دی جائے یا بھرتی کے لئے سپیشل ٹیم بھیجی جائے ؟

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : جناب والا ! وزیر موصوف اس کی وضاحت فرما دیں -

ملک محمد اختر : جناب والا ! معزز ممبر نے جو کچھ فرمایا ہے اس سلسلے میں سارے اقدامات کئے جا رہے ہیں - relaxation بھی کی جائے گی -سپیشل ٹیم بھی بھیجی جائے گی اور سروس کو زیادہ attractive بنایا جائے گا - مثلاً بلوچستان سے لیکر انہیں وہیں رکھا جائے گا نہ کہ وہاں سے ان کو ٹرانسفر کیا جائے گا اور حکومت کی جو پالیسی ہے اور جو standing instruction ہے اس پر عمل کیا جائے گا -

جناب ڈپٹی چیئرمین : لیکن پی - آئی - اے میں کوئی شخص یہ نہیں چاہتا کہ اس کو وہیں رکھا جائے اور جہاں ممکن ہو اس کو پوسٹ کیا جائے -

ملک محمد اختر : جناب والا ! جیسے ان کو سہولت ہو کیا جائے گا -

قاضی فیض الحق : کیا وزیر موصوف کو معلوم ہے کہ پچھلے مہینے بلوچستان میں جو recruitment team آئی تھی اس نے کوئٹہ اور قلات کو ملا کر انٹر ویو لئے - تو کیا وزیر محترم یہ یقین دہانی کرائیں گے کہ وہاں جو انٹرویو لیا تھا ان میں سے لوگوں کو پی - آئی - اے میں لیا جائے گا ؟

ملک محمد اختر : جناب والا ! کوشش کی جائے گی اور زیادہ سے زیادہ رعایت کے ساتھ لوگوں کو پی - آئی - اے میں لیا جائے گا -

Mr. Deputy Chairman : Thank you very much. Sufficient number of supplementary questions has been asked. Next question No. 125.

PIA FLIGHT STEWARDS

125. ***Maulana Shah Ahmed Noorani Siddiqi :** Will the Minister of State for Defence and Foreign Affairs be pleased to state the number of persons recruited as Flight Stewards in P I A from January, 1972 to January, 1976, indicating the number of those domiciled in Karachi ?

Mr. Aziz Ahmed (Read by Malik Mohammad Akhtar) : Number of persons recruited as Flight Stewards in P I A from January, 1972 to January, 1976 is 228.

Information about recruitment of persons domiciled in various cities is not maintained by P I A, since the quotas are not city-wise. Karachi is included in Sind Urban. Data about number of persons recruited as Flight Stewards from Karachi is not maintained separately.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : کیا محترم وزیر صاحب یہ ارشاد فرمائیں گے کہ سندھ کے رورل ایریا کو جس میں کراچی آتا ہے اس سے Flight Stewards کے لئے کتنے لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : کیا وزیر موصوف کے پاس یہ انفارمیشن ہے ؟

ملک محمد اختر : جناب والا ! میں معذرت چاہتا ہوں آپ اس سوال کو repeat کر دیں کیونکہ میرے پاس اس وقت انفارمیشن نہیں ہے ۔ آئندہ اجلاس میں جواب دے دیا جائے گا ۔

Mr. Deputy Chairman : Now, we take up legislative business. Item No. 3, Malik Mohammad Akhtar.

THE CODE OF CRIMINAL PROCEDURE (AMENDMENT) BILL, 1976

Malik Mohammad Akhtar : I beg to move :

> "That the Bill further to amend the Code of Criminal Procedure 1898 [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 1976], as passed by the National Assembly, be taken into consideration."

Mr. Deputy Chairman : The motion is :

> "That the Bill further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 1976], as passed by the National Assembly, be taken into consideration."

Maulana Shah Ahmed Noorani Siddiqi : Opposed.

Khawaja Mohammad Safdar : Opposed.

Mr. Deputy Chairman : Next comes the amendment of Khawaja Mohammad Safdar. Do you want to move it ?

Khawaja Mohammad Safdar : Not moved.

Malik Mohammad Akhtar : I will just give a short statement and then, if necessary, I can clarify the points that may be raised. Sir, we want to do justice to the accused person and, at the sams time, we want speedy trials. That is why in respect of the High Court and the Sessions Courts, the procedure has been further simplified and amended. The accused person will be supplied his statements recorded under Sections 161 and 164 by the Magistrate and notes relating to recoveries as also the inspection note and the FIR. Formerly, the three last mentioned documents, were not supplied to the accused. The complaint shall contain substance of the accusations, names of witnesses and summary of their evidence in the form of gist. The first hearing Court

[Malik Mohammad Akhtar]

will look into the record, report in case of complaint as well as otherwise and will see that all the documents and necessary information is handed over to the accused. Then, Sir, we have done away with the additional chance of cross-examination.

These are the simple amendments which we desire and the rest can be debated upon and, if necessary, I will further clarify the position.

Mr. Deputy Chairman : Who wants to speak on this Bill ?

Khawaja Mohammad Safdar : Myself.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : جناب والا ! میں بھی اس سلسلے میں اپنی معروضات پیش کروں گا -

Mr. Deputy Chairman : Any other Member ?

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! محترم وزیر قانون و پارلیمانی امور نے اس بل کو اس معزز ایوان میں پیش فرماتے ہوئے اس بل کے اغراض و مقاصد یہ بیان کئے ہیں کہ گورنمنٹ یہ چاہتی ہے کہ ملزمان کے ساتھ انصاف ہو - اور مقدمات کا جلد فیصلہ ہو - اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ہم چند ایک مزید رعائتیں ملزموں کو دے رہے ہیں - جناب چیئرمین ! اسی اجلاس میں اگرچہ یہ اجلاس طویل ہے ہم اس سے پہلے میں ایک بار ضابطہ فوجداری میں ترمیم کر چکے ہیں - بلا واسطہ چھ اپریل کو اس معزز ایوان نے اس ترمیمی بل کو منظور کیا تھا اور بالواسطہ لینڈ ریفارمز (امنڈمنٹ) آرڈیننس کو ایک ایکٹ کی شکل دیکر ۱۳ اپریل کو دوبارہ اس میں ترمیم کی گئی - اور تیسری بار اسی اجلاس کے دوران آج پھر ضابطہ فوجداری ترمیم کی غرض سے اس ایوان میں پیش ہوا ہے - جناب چیئرمین ! اگر میں اس بات کو یہیں پر چھوڑ دوں تو بات ادھوری رہ جائے گی کہ اسی اجلاس میں ہم ضابطہ فوجداری میں تیسری بار ترمیم کر رہے ہیں - حقیقت یہ ہے کہ بالواسطہ یا بلا واسطہ ۱۹۷۲ء سے لیکر آج تک ضابطہ فوجداری میں ہم نو بار ترمیم کر چکے ہیں یا نویں بار ہم اب ترمیم کر رہے ہیں - لینڈ ریفارمز آرڈیننس ۱۹۷۲ء - لاء ریفارمز آرڈیننس ۱۹۷۲ء جسے میں لاء فارم آرڈیننس کہوں گا - اس کے ذریعے پانچ بار ضابطہ فوجداری میں ترمیم ہو چکی ہے اور اگر یقین نہ ہو تو میں ان قوانین کے نام گنوائے دیتا ہوں - پہلے ایکٹ نمبر ۸ مجریہ ۱۹۷۲ء ، دوسرے ایکٹ نمبر ۷ مجریہ ۱۹۷۳ء ، تیسری بار آرڈیننس نمبر ۸ مجریہ ۱۹۷۳ء اور اس آرڈیننس کو lapse ہو جانے دیا گیا اور پھر ایکٹ نمبر ۲۵ مجریہ

۱۹۷۴ء اور یہ حال ہی میں ہوا ہے جو ابھی تک چھپا نہیں - یہ ۱۹۷۶ء کا ایکٹ ہے اور اب بلاواسطہ جو ترامیم آئی ہیں ضابطہ فوجداری میں ہوئی ہیں وہ یہ ہیں : ایکٹ نمبر ۶ مجریہ ۱۹۷۳ء ، ایکٹ نمبر ۵۷ مجریہ ۱۹۷۳ء - ایکٹ نمبر ۳۹ مجریہ ۱۹۷۵ء اور ایکٹ مجریہ ۱۹۷۶ء جو ابھی تک چھپا نہیں ، جیسے میں نے عرض کیا ہے ، جسے اپریل میں اس معزز ایوان نے منظور فرمایا تھا - حقیقت یہ ہے ان متعدد اور بار بار کی ترامیم سے یہ ضابطۂ فوجداری مسخ ہو کر رہ گیا ہے ، اس کی کیفیت اور اس کی ہیئت بھی اب پہچانی نہیں جاتی - اور میرا یہ بھی دعویٰ ہے کہ ان چار سالوں میں اب نویں بار یہ ترمیم ہو رہی ہے لیکن ۱۸۹۸ء سے ۱۹۷۲ء تک کے ۷۴ سالوں میں یعنی پون صدی میں یہ نو بار ترمیم نہیں ہوا ---

ملک محمد اختر : بہت خوب -

خواجہ محمد صفدر : میں نے دیکھا ہے اور یہ میں نے لکھی ہوئی ہیں لیکن میں طوالت سے بچنے کی غرض سے چاہتا ہوں کہ انہیں چھوڑدوں بعض ترامیم ایسی تھیں ، اور یہ محترم وزیر صاحب کو بھی علم ہے کیونکہ وہ پاکستان بننے کے بعد consequential تھیں ، جو ضروری تھیں اور لفظی تھیں ، ان ترامیم کو بھی چھوڑ دیں تب بھی یہ ضابطہ فوجداری پون صدی میں نو بار ترمیم نہیں ہوا -

جناب والا ! اب اس بل کی غرض و غایت کیا ہے ؟ کیا ترمیم ہو رہی ہے ، ترمیم کی نوعیت کیا ہے ؟ اس ترمیم کی نوعیت یہ ہے کہ ہائی کورٹ اور عدالت سیشن میں آئندہ مقدمہ کی سماعت کا طریق کار کیا ہو گا - جناب چیئرمین ! اس ترمیم کی اہمیت اور اس کے نتائج سے پوری طرح آگاہ ہونے کے لئے یہ لازمی ہے کہ ہم ضابطہ فوجداری کے اصل اور بنیادی طریقہ ہائے کار ' جو مختلف قسم کے مقدمات کی سماعت کے لئے اس میں درج تھے ' ان پر ایک سرسری نگاہ ڈالیں - جناب چیئرمین ! ایک طریقہ کار یہ ہوا کرتا تھا اور ابھی ہے جسے سمری ٹرائیل کہتے ہیں - یہ طریقہ نہایت خفیف قسم کے مقدمات کی سماعت کے لئے مقرر کیا گیا تھا - اور اگرچہ مجسٹریٹ درجہ اول یا مجسٹریٹ درجہ دوئم ، جسے خصوصی اختیارات دیے جاتے تھے ، وہ ان مقدمات کی سماعت کرتے تھے لیکن ان مقدمات میں زیادہ سے زیادہ سزا تین ماہ تک دی جا سکتی تھی ' اس سے زیادہ ہو نہ سکتی تھی ظاہر ہے کہ ان مقدمات میں ضروری نہ تھا کہ شہادت ریکارڈ کی جائے اور ایک مفصل فیصلہ صادر کیا جائے بلکہ ایسے چند مقدمات ، جن میں اپیل کی گنجائش ہوتی تھی ان میں یہ ضروری تھا کہ ججمنٹ ریکارڈ کی جائے ورنہ ججمنٹ ریکارڈ

[Khawaja Mohammad Safdar]

کرنے کی ضرورت نہ تھی - دوسرا طریقہ کار سمنز ٹرائیل کا تھا - یہ طریقہ ان مقدمات کے لئے ضابطہ فوجداری میں دیا گیا تھا جن میں زیادہ سے زیادہ سزا چھ ماہ تک ہو سکتی تھی ، یعنی وہ مقدمات خفیف تھے اور ایسے مقدمات میں عدالت کو یہ اختیار ہوتا تھا کہ وہ چھ ماہ تک سزا دے سکے اگرچہ کسی عدالت سے صرف تین ماہ کی سزا ہوتی تھی - یہ مقدمات بھی بالکل معمولی نوعیت کے ہوتے تھے اور قطعی طور پر سنگین نوعیت کے نہ ہوتے تھے تیسرا طریق کار جو ضابطہ فوجداری کے تحت فوجداری عدالتوں کے لئے مقرر تھا اسے وارنٹ کیس ٹرائیل کہتے تھے - اس طریقہ کار کے تحت ایسے مجسٹریٹ جنہیں دفعہ ۳۰ کے تحت اختیارات حاصل ہوں ، بڑی لمبی چوڑی سزا یعنی ۱۰ سال تک سزا دے سکتے تھے - لیکن اس میں بھی طریقہ کار یہ رکھا گیا تھا کہ مناسب حد تک شہادت قلم بند کرنے کے بعد اگر بادی النظر میں عدالت یہ سمجھے کہ ملزم کے خلاف ثبوت موجود ہے تو اس کو چارج شیٹ کیا جاتا تھا اور اس پر فرد جرم عائد کر دی جاتی تھی - اس کے بعد اسے یہ اختیار حاصل ہوتا تھا کہ جن گواہان کے بیانات قلم بند ہو چکے ہوں وہ انہیں دوبارہ سمن کروا کر ، دوبارہ طلب کروا کر ، ان پر دوبارہ جرح کر سکے اور اس مکرر جرح کے بعد پھر بقایا استغاثہ کی شہادت ہوتی تھی ، اس سے پہلے نہ ہو سکتی تھی - ظاہر ہے کہ یہ مقدمات انتہائی سنگین قسم کے ہوتے تھے اس لئے یہ طریقہ کار تجویز کیا گیا تھا کہ ملزم کو زیادہ سے زیادہ موقع مل سکے کہ وہ اپنی بریت ، اپنی بے گناہی عدالت کے سامنے ثابت کر سکے - چوتھا طریقہ کار یہ تھا جس میں آج ہم ترمیم کر رہے ہیں اور جس میں ایک بار پہلے بھی ترمیم ہو چکی ہے - وہ تھا عدالت سیشن کے مقدمات کا طریق کار اور اس کے لئے یہ ضروری تھا ، آج سے کچھ عرصہ قبل یعنی ۲۵ دسمبر ۱۹۷۵ء سے قبل ، یہ ضروی تھا کہ پہلے ان مقدمات کی انکوائری ماتحت عدالت میں ہو ، کسی درجہ اول کے مجسٹریٹ کی عدالت میں ہو ، وہاں تمام شہادتیں قلم بند کی جائیں اور ملزم کا بیان بھی قلم بند کیا جائے - اسے صفائی پیش کرنے کا پورا موقع دیا جائے - اس کے بعد اگر عدالت یہ سمجھے کہ بادی النظر میں اس نے جرم کا ارتکاب کیا ہے تو وہ مجسٹریٹ commitment order لکھنے کے بعد اسے سیشن سپرد کر دیتا تھا - اور سیشن عدالت کا پھر وہ طریقہ کار اختیار کیا جاتا تھا جو کہ سمنز ٹرائیل میں دیا گیا ہے پہلے اسے چارج شیٹ پڑھ کر سنائی جاتی تھی اس کے بعد استغاثہ کی شہادت ہوتی تھی پھر اس کے بعد صفائی کی شہادت ہوتی تھی اور اس کے بعد بس - جناب والا ! ۲۵ دسمبر کو ایک نوٹیفیکیشن کے ذریعے پنجاب

گورنمنٹ نے اور دوسری گورنمنٹ نے ، شاید ایک دن آگے پیچھے تاریخ ہو گی میرے پاس وہ نوٹیفیکیشن نہیں ہے ، صرف پنجاب گورنمنٹ کی ہے تو انہوں نے لاء ریفارمز آرڈیننس ۱۹۷۲ء کی وہ دفعات جو کہ سیشن ٹرائیل کے متعلق ہیں وہ نافذ کر دیں اور ان کے تحت کمٹمنٹ پروسیڈنگ حذف کر دی گئیں اور بجائے اس کے کہ جیسے سابقہ صورتحال تھی کہ عدالت سیشن میں سمنز ٹرائیل پروسیجر اختیار کیا جاتا تو کمٹمنٹ پروسیجر کے بعد اب وہاں یہ کر دیا گیا کہ وارنٹ کا ٹرائیل جو ہے وہ وہاں نافذ کر دیا گیا ہے - جس کا نتیجہ یہ تھا کہ اگرچہ وہ مراعات اور وہ سہولتیں تو ملزم کو نہ رہیں جو کہ اسے ڈبل ٹرائیل یا انکوائری کے بعد حاصل تھیں لیکن پھر اس کو یہ موقع مل جاتا تھا کہ استغاثہ کے گواہوں پر دو مرتبہ جرح کر سکتے تھے اور سچ یا جھوٹ کو ثابت کر سکتے تھے اب اس زیر تجویز بل کے ذریعے یہ کہا گیا ہے اور اس سے پہلے آرڈیننس جاری ہو چکا ہے جس کی بنیاد پر یہ بل اس ایوان میں پیش ہوا ہے اب یہ صورتحال ہے کہ جو وارنٹ کیس ٹرائیل کا طریقہ کار سمنز کورٹ کے لئے لاءریفارم آرڈیننس ۱۲ آف ۱۹۷۲ء کے تحت جاری کیا گیا تھا گذشتہ چار پانچ ماہ یا ساڑھے چار ماہ اس کو منسوخ کر دیا جائے اور اس کے بجائے سیشنز کیس میں بھی سمنز کیس ٹرائیل کا طریقہ رائج کیا جائے -

جناب والا ! جن لوگوں نے یہ ضابطہ فوج داری تیار کیا تھا ، آج سے تقریباً ۸۰ سال قبل ، باہر سے آئے ہوئے حاکم تھے لیکن انہوں نے اس امر کی کوشش کی تھی کہ جرائم کی سنگینی کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور چونکہ جوں جوں جرائم سنگین ہوتے جائیں گے توں توں ان کی سزاؤں میں اضافہ ہوتا جائے گا سزا بھی بھاری ہوتی جائے گی تو انہوں نے مختلف قسم کے طریقہ ہائے کار عدالتوں کے لئے وضع کیے تھے تاکہ زیادہ سے زیادہ موقع ملزم کو مل سکے اپنی بریت کے اظہار کا - انگریزوں میں ایک ضرب المثل ہے کہ اگر ننانوے ملزم شک کی بناپر یا کسی وجہ سے بری ہو جائیں تو اس سے بدرجہا بہتر ہے کہ ایک بیگناہ آدمی سزا پا جائے وہ اس معقولے کے تحت کام کرتے تھے کہ جب تک کسی شخص کے لئے سو فی صد شک سے مبرا ہونے کی گواہی نہیں ہو جاتی اور اس کو پورا پورا موقع نہیں مل جاتا اپنی بریت اور اپنی بیگناہی ثابت کرنے کا تب تک اس کو سزا نہیں ملنی چاہیئے اور آج صورتحال یہ ہے کہ جو کچھ لاء منسٹر صاحب مطالبہ کر رہے ہیں - وہ یہ ہے کہ جو طریقہ کار کسی مقدمے کی سماعت کے لئے اس ضابطے کے تحت ان مقدمات کے لئے رائج تھا جن میں زیادہ سے زیادہ سزا چھ ماہ ہو سکتی تھی آج وہی طریقہ کار ان مقدمات کی سماعت کے لئے منظور

[Khawaja Mohammad Safdar]

کرنے کے لئے اس ایوان کو کہا جا رہا ہے جن میں موت کی سزا ہو سکتی ہے کہاں چھ ماہ کی سزا کہاں موت کی سزا - سزا کی سنگینی دیکھئے اور طریقہ کار میں یہ تبدیلی دیکھئے - اتنا بین تفاوت ہے -

جیسا کہ میں ابھی عرض کروں گا، جیسا کہ محترم وزیر قانون صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ مقدمات کے فیصلے جلد ہوں گے، یا نہیں ہوں گے وہ میں بعد میں عرض کروں گا، اس کا نتیجہ البتہ یہ ہو گا کہ جو ملزم کسی عدالت کے سامنے جائے گا اس کو سزا یقیناً ہو جائے گی اس کو موقع نہیں ملے گا کہ وہ اپنی بیگناہی ثابت کر سکے - اس کے لئے کوئی راستہ نہیں چھوڑا گیا کہ وہ اپنی بیگناہی ثابت کر سکے - اس موجودہ زیر بحث بل کے تحت پولیس ملزم کو لے کر سیدھی سیشن کورٹ میں پہنچے گی اور سیشن کورٹ پولیس کے کاغذات کو پڑھنے کے بعد پولیس کے چالان کا مطالعہ کرنے کے بعد اس پر فرد جرم عائد کر دے گی - یعنی اس کا مطلب یہ ہوا کہ پولیس کی تفتیش کو بنیادی طور پر عدالت درست سمجھنے پر، صحیح سمجھنے پر مجبور ہو گی - اور اس ملزم کو فرد جرم پڑھ کو سنا دی جائے گی اور اس کو سمجھا دیا جائے گا کہ یہ تمہارے خلاف الزامات ہیں اور اس کے بعد استغاثہ کی شہادت شروع ہو گی اور جب استغاثہ کی شہادت ختم ہو گی تو دوبارہ کسی کو کچھ کہنے کا اختیار نہیں ہے اور نہ ملزم کو کہا جائے گا کہ صاحب اگر اپنی صفائی کا کوئی گواہ لانے چاہتے ہو تو...اس سے انصاف کا خون ہو گا حصول انصاف نا ممکن ہو جائے گا کسی شخص کے لئے، خواہ وہ کتنا ہی بیگناہ کیوں نہ ہو میرے محترم دوست جناب وزیر قانون صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ مقدمات کا تصفیہ جلد ہو گا میں اگلے روز، بحیثیت سامع اس ملک کی ایک بہت بڑی عدالت میں حاضر تھا ایک معزز جج صاحب نے ارشاد فرمایا کہ صرف پنجاب میں سات ہزار سیشن کیسز اکٹھے ہو گئے ہیں -

ملک محمد اختر : آپ چاہتے ہیں کہ ان مقدمات کے فیصلے نہ ہوں ؟

خواجہ محمد صفدر : اکٹھے ہو گئے ہیں - یہ ان کے الفاظ ہیں - مقدمات پہلے بتدریج سیشن عدالتوں میں جاتے تھے اب پولیس کا چالان سیدھا سیدھا سیشن عدالت میں جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ جو التواء نچلی عدالتوں میں ہوتا تھا وہ تو نہیں ہو گا لیکن سیشن عدالت محض ایک سیکنڈ کلاس مجسٹریٹ کی عدالت بن جائے گی جس کو چھ ماہ تک ضابطہ فوجداری کے تحت اختیار تھا - اس قسم کی عدالتیں، اگرچہ اختیارات پھانسی کی سزا دینے کے ہوں گے لیکن ان کا مرتبہ اور

رتبہ قانون کا جو منشا اور جو مطلب ہمارے سامنے ہے اس سے یہ ہو گا کہ مرتبہ انتہائی گر جائے گا ان کی قدرومنزلت نیچے ہو جائے گی گر جائے گی اگر کوئی پرانا ضابطہ کار رکھا جائے یا کم از کم جو اس وقت موجود تھا جو پچیس دسمبر کو تھا آج سے تقریباً تین ہفتے پہلے تھا وہی رکھا جائے تو پھر بھی اس بات کا امکان ہے کہ کسی حد تک انصاف کے تقاضے پورے ہو جائیں گے اور عدالت ہائے سیشن میں شاید اتنے مقدمات اکٹھے نہ ہوں گے - لیکن بظاہر بہت بڑا فرق پڑے گا کیونکہ پولیس سے سیدھے مقدمات سیشن عدالت میں پہنچ جائیں گے اس لئے محترم جناب وزیر قانون نے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے کہ اس کی دو غرضیں ہیں - حصول انصاف اور مقدمات کا جلد تصفیہ - میری رائے میں یہ دونوں پوری نہیں ہوں گی خصوصاً حصول انصاف تو نا ممکن ہے اور اگر یہ مقدمات کا جلد تصفیہ کرانا چاہیں گے تو انہیں کم از کم سیشن ججز کی موجودہ تعداد میں پانچ گنا اضافہ کرنا پڑے گا تب جا کر ان مقدمات کا تصفیہ جلد ہو سکے گا ورنہ نہیں ہو گا - جناب چیئرمین ! محترم وزیر قانون نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ملزموں کو کچھ رعائتیں دی گئیں ہیں - یہ رعائیتں نئی نہیں ہیں یہ رعائتیں ، جناب چیئرمین صاحب آپ بھی اس پیشے سے تعلق رکھتے ہیں آپ کو معلوم ہے کہ یہ آج سے پانچ چھ سال قبل دی گئی تھیں - ملزم کو ابتدائی رپورٹ کی نقل ۱۶۱ کے تحت بیانات کی ایک نقل اور موقع ملاحظہ جس کو کہتے ہیں جب پہلی بار تفتیشی افسر موقع پر جا کر موقع ملاحظہ کی رپورٹ کرتا ہے یہ پانچوں ڈاکومنٹ ان کو ملتے تھے - ہر ملزم کو ملتے تھے - خواہ وہ سمن کیس ٹرائیل ہو یا وارنٹ کیس ٹرائیل -

جناب ڈپٹی چیئرمین : سمن میں نہیں -

خواجہ محمد صفدر : سمن میں نہیں - وارنٹ کیس ٹرائیل میں اور سیشن کے اوپر کیوں کہ وہ سیشن جج کی عدالت میں جا کر نہیں ملتے تھے - لوئر کورٹ میں مل جاتے تھے - لیکن چونکہ اب ہمارے ہاں ہماری عدالتوں ، یا فوجداری عدالتوں کا طریق کار صرف ایک رہ گیا ہے اور وارنٹ کیس ٹرائیل نکال دیا گیا ہے تمام عدالتوں سے - اور وہ کمٹمنٹ پروسیڈنگز ہٹا دی گئی ہیں اور صرف سمن کیس ٹرائیل ہو گا خواہ مقدمے کی نوعیت کیا ہے یا اس میں سزا کی سنگینی کیا اختیار کی جائے - میں محترم وزیر صاحب کی خدمت میں اس سلسلے میں عرض کروں - ان کی اپنی جاری کردہ یا پیش کردہ اسنڈمنٹ آرڈر ، ۱۲ ، ۱۹۷۲ء کے تحت جو کہ سمن کیس ٹرائیل میں انہوں - سیکشن ۲۴۱ چیپٹر بیس میں شامل کی ہوئی ہے اس کے ذریعے بھی چونکہ سمن کیس ٹرائیل پہلے تو نہیں ملتے تھے لیکن اب چونکہ سارے ٹرائیل سمن کیس ہیں اس لئے وہ تمام نقول جن کا انہوں نے ابھی ذکر فرمایا

[Khawaja Mohammad Safdar]

ہے وہ ملیں گی اور ان کی ضرورت اس لئے پڑی ہے کہ سیشن کورٹ میں جب ٹرائیل جاتا تھا تو اس وقت ملازم کو یہ نقول نہیں ملتی تھیں اس لیے ان کو لازماً یہاں بھی لکھنا پڑا ہے میرے نقطہ نظر سے -

جناب چیئرمین ! یہ طریقہ کار جواب اپنایا جا رہا ہے انتہائی مضر ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سے اس ملک کی عدالتوں کا وقار مجروح ہوگا - ان پر سے اعتماد اٹھتا جائے گا - اور ویسے بھی جو نتائج اس کے وزیر صاحب تلاش کرتے ہیں یا ان کا مدعا اور مقصد ہے - وہ یہ حاصل نہ کر سکیں گے میری رائے میں ضابطہ فوجداری کی موجودہ صورتحال اس قانون کے بعد ایک جنگل کے قانون کی ہوگی - یہ مہذب معاشرے کا قانون نہیں ہوگا - مہذب معاشرے کا قانون ہمیشہ وہ ہوتا ہے جو کہ انصاف کے تقاضوں کو پورا کر سکے - میں ان الفاظ کے ساتھ اس بل کی مخالفت کرتا ہوں - شکریہ

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ ! جی کیانی صاحب فرمائیے -

جناب نرگس زمان خان کیانی : جناب چیئرمین ! زیر موضوع بل کا مطلب ملزمان کو انصاف اور حقیقت پر مبنی انصاف جس کے کہ وہ مستحق ہوں گے دلانا ہے - جہاں تک خواجہ صاحب کے دلائل کا تعلق ہے - اس میں کوئی شک نہیں کہ خواجہ صاحب اپنے دلائل میں یہ تو ثابت کر سکتے ہیں کہ سینیٹ کا ہال گونج رہا ہے - لیکن سینیٹ کے ہال کے اندر جو ستون ہیں وہ نظر نہیں آتے - حالانکہ یہ حقیقت پر مبنی نہیں ہو سکتا - اور یہ ہوگا بھی نہیں - لیکن انکے دلائل اتنے ٹھوس ہوتے ہیں - کہ وہ اپنے دلائل کی روشنی میں ثابت کر سکتے ہیں - انہوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ موجودہ بل میں ۱۹۷۲ء سے لیکر آج تک نو بار ترامیم ہو چکی ہیں - جبکہ اس سے پیشتر کافی عرصہ میں اتنی ترامیم نہیں ہوئیں - جہاں تک عوامی دور سے پہلے کا تعلق ہے - اس میں انگریز حکمرانوں کی بھی حکومت تھی - مگر انہوں نے اس دور میں اپنے معاشرے میں ملزموں کے لئے انصاف کے دروازے جو کھولنے تھے - بجائے کھولنے کے سیالکوٹ کے تاروں سے بند کر دیئے اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ اگر ۹ بار ترمیم ہوچکی ہے تو یہ زیادتی پر مبنی ہے - جناب چیئرمین ! انہوں نے ۸۰ سال پہلے کی بھی باتیں کیں - کہ اس وقت انصاف تھا اور اب انصاف نہیں ہے - تو میں عرض کروں کہ جہاں تک ضابطہ فوجداری کا تعلق ہے - اس وقت S.P. کی طرف سے یا D.C. کی طرف سے letter جاری ہوا کرتے تھے کہ آئندہ گوشواروں میں جو پولیس سٹیشن کی طرف سے آئیں - ان میں ۱۰۹ ضابطہ فوجداری کے تحت اتنے لوگوں کو

گرفتار کیا جائے اور اتنے لوگوں کو سزائیں ملنی چاہئیں - اتنے لوگوں کو ناجائز اسلحہ کی شکل میں گرفتار کیا جائے - اور انہیں سزائیں ملنی چاہئیں - تو کیا ہوتا تھا کہ گھروں اور بازاروں سے ان لوگوں کو گرفتار کر کے تھانوں میں بند کر دیتے تھے اور عدالتوں میں پیش کر دیتے تھے اور وہاں انصاف کے دروازے بند کر دیتے - جن کی اب یہ تعریف کر رہے ہیں - ان بے گناہوں کو باقاعدگی سے سزا ملتی تھی - لیکن اب اس عوامی دور میں اس بات کی کوشش کی جا رہی ہے - کہ ان فضاؤں کو ہم واپس کریں - اور اپنے معاشرے میں ہر انسان کو انصاف دلائیں چاہے وہ ملزم ہو یا مدعی تو پھر بھی کچھ دوست اعتراض کرتے ہیں اور اقرار بھی نہیں کرتے - جہاں تک ان کی اپنی دلی منشاء کا تعلق ہے یہ تو چاہتے ہیں کہ پاکستان کے دور یا عوامی دور کی بجائے دوبارہ انگریز کا دور ہو - لیکن انشاء اللہ تعالیٰ یہ بات کبھی نہیں ہو سکتی -

(اس مرحلے پر صدارت کنندہ افسر ، جناب احمد وحید اختر نے کرسی صدارت سنبھالی)

جناب نرگس زمان خان کیانی : جہاں تک انصاف کا تعلق ہے وہ عوامی دور میں ہوتا رہے گا - اس کے بعد بھی انصاف کے مطابق ترامیم ہوتی رہیں گی - شکریہ

جناب صدارت کنندہ آفیسر : جی ! مسعود احمد خان -

جناب مسعود احمد خان : جناب چیئرمین ! وزیر موصوف نے اس بل کے ان پراویژنز پر حوالہ دیا ہے جن کے ذریعے انصاف جہاں جلد مل سکے گا - وہاں سستا انصاف بھی مل سکے گا - جناب والا ! اس بل میں کورٹ آف سیشن اور ہائی کورٹ کے ٹرائیل کے طریق کار کو جو ہم زیر بحث لا رہے ہیں اس سے قبل کورٹ آف سیشن میں یہ طریق کار نہیں تھا جو آج اس بل میں درج ہے خواجہ صاحب نے اپنی تمام تر تقریر میں ان مقدمات کو سامنے رکھا جو پولیس کے ذریعے بھیجے جاتے ہیں - جناب والا ! اس بل میں private complaints بھی درج ہیں - جس کو ہم اپنی اصطلاح میں استغاثہ کہتے ہیں وہ بھی شامل کیا گیا - استغاثہ یا پولیس رپورٹ جس کو ہم FIR کہتے ہیں جب بھی وہ پولیس میں درج ہوگی یا استغاثہ عدالت میں دائر کیا جائے گا تو اس میں جو جو لوازمات جو کہ ایک ملزم کے خلاف لائے جانے ضروری ہیں اس قانون کے تحت استغاثہ میں آپ کو اس بات کا علم ہے کہ کوئی نقول استغاثہ کی ملزم کو نہیں دی جاتی تھیں اور اب استغاثہ میں مستغیث کو یہ لکھنا ہوگا کہ وہ ملزم کے خلاف کیا الزام

[Mr. Masud Ahmad Khan]

عائد کرتا ہے اور پھر ان گواہوں کی بھی ایک فہرست ضرور دے گا جنھوں نے کہ ملزم کے خلاف جو کچھ بھی وہ بیان کرنا چاہیں گے ان کو بھی short statement دینا ہوگی عدالت میں جونہی وہ استغاثہ عدالت میں جائے گا تین دن کے اندر مستغیث کو کہا جائے گا کہ اس کی اتنی ہی نقول جتنی کہ ملزم تم نے درج کئے ہیں ، عدالت میں دائر کریں - پھر وہ نقول الزام علیہ کو دی جائیں گی - جناب والا ! یہ نقول ، استغاثہ کی نقول یا ان گواہان کے بیانات کی نقول جو استغاثہ میں پیش ہوئے ہیں یا ان دستاویزات کی نقول جو استغاثے کے ساتھ شامل کی گئی ہیں آج تک ملزم کو نہیں مل سکتی تھیں - ایسا کوئی قانون نہیں تھا پہلے صرف یہ تھا کہ وہ عدالت میں مثل معائنہ کے لئے درخواست دیتا تھا کیونکہ اسے نقول حاصل کرنے کا اختیار نہیں تھا -

اسی طرح وزیر موصوف نے جو بیان کیا ہے کہ دفعہ ۱۶۴ کی نقول کبھی نہیں ملزم کو ملتی تھی جو کہ پولیس ریکارڈ کراتی تھی میجسٹریٹ کے سامنے یا پولیس خود ریکارڈ کرتی تھی ، اس کی نقول بھی نہیں ملتی تھیں اب جناب والا ! خواجہ صاحب کا یہ کہنا کہ ۱۶۱ کی بیانات کی نقول ملتی تھیں ، میں مانتا ہوں کہ ۱۶۱ کے بیانات کی نقول ملتی تھیں مگر کس عدالت میں ملتی تھیں جو نچلی عدالتیں جن میں ہم آج کا پروسیجر اڈاپٹ کرنے والے ہیں ، وہ عدالتیں نہیں تھیں یہ کورٹ آف سیشن اور ہائی کورٹ کے متعلق قانون وضع کیا جا رہا ہے - میجسٹریٹ کے سامنے جب کوئی ٹرائیل ہوتا تھا تو اس کے متعلق ۱۶۱ کے بیانات کی نقول ملتی تھیں - سیشن کورٹ اور ہائی کورٹ میں نقول نہیں دی جاتی تھیں - اب خواجہ صاحب نے بیان کیا ہے اپنی تقریر میں کہ ہم نے ۵ دفعہ ضابطہ فوجداری میں ترمیم کی ہے - جناب والا ! میں عرض کرتا ہوں کہ اس سے پہلے کیا ترامیم ہوئی ہیں - جیسا کہ لینڈ ریفارمز آرڈیننس ۱۹۷۲ء کے تحت ضابطہ دیوانی ، ضابطہ فوجداری میں ان پراویژنز کو simplify کیا گیا ہے جس کے تحت ، آج میں سمجھتا ہوں کہ ایک مدعی برسوں اپنے مقدمہ کا فیصلہ نہیں کرا سکتا تھا وہ اب ضابطہ دیوانی میں simplify ہوئے - جناب والا ! میں اس سلسلے میں ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں اگر میں نے اپنے دعوے کے ساتھ سمن شامل کر دیا ہے تو پھر میری ذمہ داری ہو جاتی تھی کہ جب تک مدعاعلیہ کو سمن تعمیل نہیں ہوتا ہے تو وہ عدالت میں حاضر ہونے کا پابند نہیں ہوتا تھا - اب لینڈریفارمز آرڈیننس میں یہ شق کر دی گئی ہے کہ اگر وہ اس سمن کی تعمیل میں حاضر نہیں

ہوگا تو اس کی Substitute Service کے طریقے وضع کئے ہیں تو اب ایسے مدعا علیہ جو ہیں ان کو Substitute Service کے تحت عدالت میں حاضر ہونا پڑتا ہے - نہیں تو ان کے خلاف Ex-Parte Procedure initiate کی جاتی ہیں - اس سے پہلے جو ترمیم کی گئی ہے اس میں مجسٹریٹ کے اختیارات بڑھائے گئے ہیں - ان کو دو سال کی سزا کے اختیارات دئے گئے ہیں - پہلے یہ اختیارات صرف مجسٹریٹ فرسٹ کلاس کو تھے ، نچلی سطح کے مجسٹریٹ کو نہیں تھے - ان کو بھی اب سزا کے اختیارات دئے گئے ہیں -

جناب والا ! خواجہ صاحب نے ۱۹۷۶ء میں امنڈمنٹ کا ذکر کیا ہے اس میں جناب والا ! ہم نے ایک ترمیم کی تھی کہ وہ شخص جو عدالت کے سامنے نہیں ہے یا وہ شخص ، اس کو کیا کہنا چاہئیے ' میں پڑھ کر بتاتا ہوں ' جو عدالت کے سامنے نہیں ہے یا پولیس کی حراست میں نہیں ہے یا جس کے خلاف کوئی پرچہ درج نہیں ہے وہ ضمانت حاصل نہیں کر سکے گا یہ اس قسم کے حوالے دئے گئے ہیں کہ جیسا کہ ہم نے ضابطہ فوجداری کی تمام پراویژنز کو مسخ کر کے رکھ دیا ہے - تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس قانون کے تحت ' اس سیشن میں ، اس فورم میں ججز پر عدم اعتماد کا اظہار کیا گیا ہے کہ ہر وہ شخص جو سیشن کورٹ میں جائے گا وہ یقیناً سزا پائے گا ' یا ہر وہ شخص جو ہائی کورٹ میں جائے گا اس قانون کے تحت وہ سزا پائے گا - - - کس طرح سزا پائے گا ؟ اس لئے کہ چونکہ وہ بڑی عدالت کے سامنے پیش ہوتا ہے' اس لئے وہ سزا پاتا ہے - خواجہ صاحب کو مجسٹریٹوں کی عدالتوں پر زیادہ اعتماد ہے اور سیشن کورٹ اور ہائی کورٹ پر اعتماد نہیں ہے ' یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ وہ اتنے تجربہ کار وکیل ہو کر یہ بات اس معزز ایوان میں کہتے ہیں اس کے علاوہ اس قانون میں ایک اور بات کہی گئی ہے اس قانون میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ملزم جو اپنے صفائی پیش کر چکا ہوگا جو اپنے گواہان پیش کر چکا ہوگا ' ان کے بیانات قلم بند کرا چکا ہوگا اگر وہ اس آخری سٹیج پر یہ چاہے گا کہ وہ کسی ایسے گواہ کو طلب کرنا چاہتا ہے یا کوئی ایسی دستاویز عدالت میں پیش کرنا چاہتا ہے تو عدالت مجبور ہوگی ، عدالت کو compel کیا جائے گا کہ ان گواہان اور ان دستاویز کو جو میں چاہتا ہوں ، میری شہادت کے بعد پیش کیا جائے ' عدالت میں منگوایا جائے ، direction دی جائے تو وہ پابند ہوگی تو سوال صرف اس بات کا ہے کہ ایک انکوائری جو کہ مجسٹریٹ کرتا ہے ایک قتل کے کیس میں ، تمام استغاثہ کے گواہان کے بیانات قلم بند کر کے سیشن کورٹ میں بھیج دیتا ہے پھر سیشن کورٹ قتل کے کیس کی سماعت سے قبل ملزم کو فرد جرم جو کہ اس پر عائد کیا جاتا ہے

[Mr. Masud Ahmad Khan]

وہ پڑھ کر سناتی ہے اب پولیس جو ہے وہ ان گواہان کے بیانات قلم بند کر کے ان کی تمام نقول ملزم کو دے کر، اس کے ساتھ ۱۶۴ کے بیانات کی نقول دیکر، موقع ملاحظہ کی بھی نقول دیکر، ایف آئی آر کی بھی نقل دیکر اور ایسی دستاویزات جو کہ اس کے خلاف ہیں، ان کی بھی نقول دے کر، اب جب وہ سیشن کورٹ کے سامنے آتا ہے تو سیشن کورٹ یہ کہتی ہے کہ تم پر یہ فرد جرم عائد کیا گیا ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ دونوں میں کیا فرق ہے ایک مجسٹریٹ نے ریکارڈ کئے ہیں اور دوسرا دوسرے پولیس والوں نے ریکارڈ کئے ہیں اگر کسی ملزم پر فرد جرم قتل کی عائد کی گئی ہے تو اس کو سیشن کورٹ پڑھ کر سناتا ہے اس کے ٹرائیل شروع ہونے سے پہلے - اس میں کیا مختلف بات کی گئی ہے کہ اب تمام مقدمات - - - ایک اور بات خواجہ صاحب نے کہی ہے کہ ہم نے جو پہلے ترمیم ضابطہ فوجداری کی سیکشن ۲۴۱ میں کی ہے اس میں تمام باتیں درج کر دی تھیں اس کے بعد اس میں اب کوئی نئی بات نہیں کی گئی ہے -

جناب والا! آپ سے پہلے جب جناب ڈپٹی چیئرمین صاحب پریزائڈ کر رہے تھے تو انہوں نے اس بات کا حوالہ دیا تھا کہ بھائی وہ سمن کیس کے متعلق نہیں تھے تو انہوں نے کہا کہ "نہیں" تو میں وہ الفاظ پڑھ کر سناتا ہوں:

> "Supply of statements and documents to the accused :—
>
> In all cases instituted upon police report, except those tried summarily or punishable with fine or imprisonment not exceeding six months."

تو اس وقت اس کی نقول نہیں دی جاسکتی تھیں تو میں خواجہ صاحب کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ جناب آپ ساٹھ ہزار مقدمات کا کہتے ہیں - - -

خواجہ محمد صفدر: ۲۴۱ - اے پڑھئے -

جناب صدارت کنندہ آفیسر: خواجہ صاحب! اب آپ تھرڈ ریڈنگ میں بات کریں -

خواجہ محمد صفدر: وہ پھر غلط quotation نہ دیں -

جناب مسعود احمد خان: اتنے مقدمات کس عدالت میں زیر سماعت ہیں انہوں نے اس بات کا ذکر نہیں کیا - ۱۹ اضلاع میں اس وقت ۵۰ سے زیادہ سیشن جج کام کر

رہے ہیں - تو کیا طریقہ کار simplify کرے گا speedy disposal کرے گا ، speedy justice دے گا یا ان مقدمات کی تعداد بڑھ جائے گی تو میں خواجہ صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں آپ کی وساطت سے کہ جناب آپ پرائیویٹ complaints کو بھی سامنے رکھیں صرف پولیس رپورٹ سامنے نہ رکھیں ، پرائیویٹ کمپلینٹس بھی سامنے رکھیں اور بڑی عدالتوں پر زیادہ اعتماد کیا جائے بہ نسبت مجسٹریٹوں کے ، ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

ملک محمد اختر : سر !

جناب صدارت کنندہ آفیسر : لغاری صاحب بولنا چاہتے ہیں اس کے بعد آپ -

Senator, Farooq Ahmad Khan Leghari, will be the last speaker so far as the first reading is concerned.

Malik Mohammad Akhtar : He is welcome.

Mr. Farooq Ahmad Khan Leghari : Mr. Chairman, Sir, I had no intention of speaking today on this amending Bill, but the honourable Acting Leader of the Opposition's speech has prompted me to say a few things. During my brief speech I may be treading on certain people's toes and I hope they will take it in the same spirit with which I speak out my mind. I am not an advocate by profession, I have not had serious legal training but as a layman concerned with the system of criminal justice in our society, I rise to speak this morning because I feel that our system of criminal justice is faced with an acute crisis. Today in Pakistan it is extremely difficult for any person, high or low, of any stature, from any social background, to obtain justice as a matter of right. Our system of criminal justice which is really partly a legacy from the days of the colonial times, from the days of the British Rule, of which honourable Khawaja Safdar Sahib has spoken so highly which he keeps recalling, this legacy which we have adopted and which we have carried through without making radical changes in it, has really brought about this crisis in our system of justice. And unless bold initiatives are taken, unless radical changes are made in our system of criminal justice, things will get worse. People will be denied their legitimate rights, their grievances will not be redressed, and crime in our society will keep on increasing.

Sir, what are the reasons that have led to stagnation in our system of justice, which have led to this deterioration ? Perhaps in 1898, when the original Criminal Procedure Act was enacted and this new system was introduced, based partly on the local customs, but primarily on the British system of law as it had evolved in that society and also deriving its source from British liberal thinking, with which unfortunately a very large number of our lawyers and advocates have been infected and which is the source of their inspiration, unfortunately that law, that procedure which was enacted in 1898 may have been partially successfully in those days ; but our society has changed considerably in the last 75 or 80 years. With an evolving society, with changes in peoples' relationships, there are bound to be changes, there should be changes in the procedure and the system of law, in our method of dis-

[Mr. Farooq Ahmad Khan Leghari]

pensing justice. And certain changes have been made since our party came into power, we have had several changes in the Code of Criminal Procedure. Most of these have been of a procedural nature ; some of these have been a little more radical than the others, and one such change is this amending Bill which is before us. As Khawaja Safdar has very correctly pointed out, this more or less eliminates the process of Summary Trial at the level of the magistracy and introduces a system at the level of the Sessions Judge and the High Court. Now I see no reason why he should fear the elimination of an unnecessary level, of an unnecessary step, in the system of dispensing justice. After all, several things go to make a system which can dispense proper justice to the people. One of the primary factors of which he is fully aware is the need, the necessity for speedy justice. Justice which is delayed is, as every lawyer knows, practically justice which is denied. And in the old system, this was really the case. Justice was being delayed to such an extent that it almost amounted to denial of justice, and the result of that has been and is that crime in our society is flourishing. Justice cannot be provided in most cases, and cases are compromised. Statements which the accused make at the level of the Magistrate are not stuck to when they go before the Sessions Judge even in legitimate cases. So justice was being denied and justice was being delayed. Now this amending Bill seeks to correct that situation. Khawaja Sahib has talked extensively about the Police sending up the challan and the record of the cases before the Sessions Judge or before the High Court in those cases where the High Court acts in its original jurisdiction, and that he fears that this kind of system will deny people justice and that the Sessions Courts or the High Courts will of necessity follow police dictates. Now I really do not see the logic behind this argument. Previously the case record used to go before the Magistrates, the Magistrates courts used to take the evidence and so on, and then used to commit the case to the Sessions Court, and the Sessions Court would then start its proceedings ; we all practically know the whole procedure. Now that one unnecessary step has been deleted. As far as presenting of the evidence to the accused is concerned, as far as the right of the accused to produce evidence on his part is concerned, as far as the question of cross-examination is concerned, all those factors which led to a system where justice is observed, is seen, is done, all those factors remain. None of those factors has been touched and I am sure our Government would be the last one to indulge in any such thing. Now, the only thing that has been done is to remove one unnecessary step and with the sole motivation of introducing speedy dispensation of justice.

Sir, I would also request the Law Minister and our Government not to be satisfied with the law that has been introduced here, but to really look beyond it and go much further. I should have thought that Khawaja Sahib would have talked of Islamic law. I should have thought that Maulana Shah Ahmad Noorani would have talked about that, about the law that we need in this country, about the speedy dispensation of justice, but none of that has been said. And I would say that our honourable Law Minister may study this problem seriously, because even with this amending Bill, although we will rectify the situation to a certain extent, but even with this amending Bill, we will not be able to provide proper justice to the people. And the need really is to provide justice to the people, today we are faced with a crisis in our system of

justice. If there is a shortage of magistrates, if there is a shortage of the Sessions Judges, of the High Courts, I do not see how that should affect this amending Bill. Khawaja Sahib has talked about 7,000 cases lying at the Sessions level. Now again I do not see the logic behind that. Because those 7,000 cases, instead of lying at the Sessions level, if they had been lying at the level of the Magistrates, the case would still have been the same. People would still have been denied speedy judgments in their cases. Now in this particular case, in fact, if there are 7,000 cases lying with the Sessions Courts, then really he should have made a request, he should have urged the Government to appoint more Sessions Judges or to appoint greater number of High Court Judges, but the answer certainly is not to re-introduce the old system of trial proceedings and so on. With these remarks, I would finish my speech, and I would request that the Law Minister may kindly consider bringing in other amendments in our Code of Criminal Procedure so as to fully take into account our society's basic needs and the changes that are occurring in our society. From a tribal society which existed perhaps in 1898, we are evolving into a modern society and that calls for changes and constant changes. We would not like our law and our procedures to be fossilized.

Malik Mohammad Akhtar : I regret that under the garb of this small amending Bill the entire judicial system of the country has been brought under fire by the honourable Senator, Khawaja Mohammad Safdar, but he is a learned man and he can do these things. Sir, the Bill is very simple. At least it is not possible for me to go beyond the scope of the Bill, repeat his arguments and then answer them. I can only say that we mean reforms and we mean speedy justice. If more Sessions Judges are required, which is already under consideration of the Province, we shall certainly request them to raise the number of Sessions Judges. If we have done away with the commitment proceedings, we have only done so to accelerate the process of justice and for that purpose some small amendments have been made, I think it is a minor sort of Bill and should not have been debated upon at length by Khawaja Sahib but I need not repeat whatever he has said because it is a question of ones own thinking. Our Party is a revolutionary Party and we believe in reforms. Khawaja Sahib, on the other hand, somehow, believes in his old knowledge and he is confident that the things may have lesser changes although he gives more amendments.

Mr. Presiding Officer : The question is :

> "That the Bill further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 1967], as passed by the National Assembly, be taken into consideration."

(*The motion was adopted*)

جناب صدارت کنندہ آفیسر : خواجہ صاحب ، آپ کی ترامیم غالباً کلاز نمبر ۲ کے بارے میں ہیں ان میں سے جو آپ ضروری سمجھتے ہیں وہ موو کر دیں باقی موو کیا کرنی ہیں -

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! دراصل کلاز ایک ہی ہے ۔

جناب صدارت کنندہ آفیسر : جناب والا ! اسی لئے میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس میں پانچ ۔ چھ ۔ سات ترامیم ہوں گی ۔ ان کو آپ دیکھ لیں اور جو سمجھتے ہیں کہ یہ موو کرنی ہیں وہ کردیں ۔

Khawaja Mohammad Safdar : I beg to move :

> "That in Clause 2 of the Bill the Proviso to the proposed section 265-C, sub-section (1), be omitted."

Mr. Presiding Officer : The motion is :

> "That in Clause 2 of the Bill the Proviso to the proposed section 265-C, sub-section (1), be omitted."

Malik Mohammad Akhtar : Opposed.

Khawaja Mohammad Safdar : The Proviso lays down :

> "Provided that, if any part of a statement recorded under section 161 or section 164 is such that its disclosure to the accused would be expedient in the public interest, such part of statement shall be excluded from the copy of the statement furnished to the accused."

جناب والا ! اس سب کلاز میں یہ درج کیا گیا ہے کہ ملزم کو فلاں فلاں قسم کے بیانات کی نقول مہیا کی جائیں گی ۔ اور اس پراویژو کے ذریعے یہ شرط لگا دی گئی ہے کہ اگر استغاثہ یہ سمجھے گا کہ کسی شہادت کا کوئی حصہ مفاد عامہ میں نہیں ہے کہ وہ ملزم کو مہیا کیا جائے تو وہ اس کو مہیا نہیں کیا جائے گا جناب چیئرمین ! آپ جانتے ہیں اور ماشاءاللہ آپ وکیل بھی ہیں کہ جو بھی شہادت ہوگی وہ عدالت کے سامنے پیش ہوگی تب جا کر مقدمے کا تصفیہ ہو سکے گا ۔ استغاثہ کے پاس جو بھی کسی قسم کی شہادت ہے جو استغاثہ عدالت میں ثابت کرنے کے لئے پیش کرنا چاہتا ہے تو چار دن کے بعد جب شہادت عدالت میں ریکارڈ پر آئے گی تو وہ شہادت کھلی عدالت میں ہوگی وہاں عام لوگ سن سکیں گے ۔ تو ملزم کا کیا قصور ہے کہ اسے سات دن پہلے شہادت کا حصہ یا بیان کا حصہ نہ دیا جائے ۔ میں اس میں کوئی منطق نہیں پارہا ۔ شاید مکمل طور پر اس کا جو حصہ ہے وہ ہر بار عدالت میں پیش ہوگا ۔ لیکن بات صرف اتنی ہے کہ سات دن پہلے اس کو وہ حصہ دیا جائے یا نہ دیا جائے ۔ باقی جو حصہ دیا جاتا ہے جس کے لئے استغاثہ خیال کرتا ہے کہ یہ پبلک کے مفاد میں حصہ ہے اور یہ حصہ پبلک کے مفاد میں

نہیں ہے اور وہ عدالت میں پیش نہیں ہو سکتا - یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے - لیکن جو عدالت میں تمام شہادتیں پیش ہونے کی بات ہے وہ سمجھ میں نہیں آتی کہ اس کو کیوں نہ نقول مہیا کی جائیں -

Malik Mohammad Akhtar : The matter is very simple. Certain disclosures at certain stages are not in the public interest but they may have to be made later on. That is just a discretion of the court and I don't think that there should be any objection to that.

Mr. Presiding Officer : The question is :

> "That in Clause 2 of the Bill the Proviso to the proposed section 265-C, sub-section (1), be omitted."

(*The motion was negatived*)

Next amendment.

Khawaja Mohammad Safdar : I beg to move :

> "That in Clause 2 of the Bill, in the proposed new section 265-C, in sub-section (2), in para (b) after the figure "202", the words "if any" be added."

Mr. Presiding Officer : The motion is :

> "That in Clause 2 of the Bill, in the proposed new section 265-C, in sub-section (2), in para (b) after the figure "202", the words "if any" be added."

Malik Mohammad Akhtar : Opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! میرا خیال تھا کہ محترم وزیر قانون صاحب اس کی ضرورت اور اہمیت کے پیش نظر میری اس ترمیم کی مخالفت نہیں کریں گے بلکہ مان لیں گے آپ سیکشن ۲۰۲ کو ملاحظہ فرمائیں - سیکشن ۲۰۲ کے تحت ضروری نہیں ہے کہ کوئی مجسٹریٹ کسی استغاثہ کو کسی اور اتھارٹی کے پاس انکوائری کے لئے بھیجے - اگر ایسا پروسیجر ضروری ہوتا تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ وہاں جو بیانات لکھے گئے ہیں ان میں "If any" کی ضرورت نہیں ہے - لیکن جب ضروری نہیں ہے تو ہوسکتا ہے کہ عدالت سیکشن ۲۰۲ کے تحت کسی کے پاس وہ نہ بھیجے اور خود ہی استغاثہ کی سماعت کرے تو اس صورت میں سیکشن ۲۰۲ کیسے ہوگا - یہاں زبان کیسے صحیح رہے گی ؟ ظاہر ہے کہ سیکشن ۲۰۲ ضروری نہیں ہے جیسا کہ کریمینل پروسیجر کوڈ میں درج ہے اس کے الفاظ یہ ہیں -

> "Any Court, on receipt of a complaint of an offence of which it is authorised to

[Khawaja Mohammad Safdar]

> take cognizance, or which has been sent to it under section 190, sub-section (3), or transferred to it under section 191 or section 192, may, if it thinks fit, for reasons to be recorded in writing, postpone the issue of process for compelling the attendance of the person complained against, and either inquire into the case itself or direct an inquiry or investigation to be made by any Justice of the Peace, or by a police officer, or by such other person as it thinks fit, for the purpose of ascertaining the truth or falsehood of the complaint."

اس لئے یہ لازم نہیں ہے - جب لازم نہیں ہے تو پھر یہ موجودہ زبان جو استعمال کی گئی ہے یہ درست نہیں ہے - اگر یہاں لفظ "if any" استعمال کیا گیا ہے تو پھر البتہ یہ بامعنی کلاز بن سکتی ہے -

Malik Mohammad Akhtar : If the amendment is accepted, it will just alter the scheme of things. I consider that there is no complete exclusion of making certain references.

Mr. Presiding Officer : I will now put the amendment.

The question is :

> "That in Clause 2 of the Bill, in the proposed new section 265-C, in sub-section (2), in para (b) after the figure "202", the words "if any" be added."

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! اگر آپ اجازت دیں تو ترامیم ۴ ، ۵ ، اور ۶ اکھٹی موو کرلوں اس لئے کہ یہ انٹرلنکڈ ہیں اور ایک ہی موضوع کی ہیں - اس لئے علیحدہ علیحدہ بحث سے repitition ہوگی اور بار بار ان کا تکرار بھی ہو گا اس لئے اسے اکٹھا لیں -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : ٹھیک ہے -

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

> "That in Clause 2 of the Bill the proposed new section 265-D be omitted."

Sir, I beg to move :

> "That in Clause 2 of the Bill, the proposed new section 265-E be omitted."

Sir, I beg to move :

"That in Clause 2 of the Bill, the proposed new section 265-F be substituted by the following and the subsequent clauses be re-numbered :—

'265-F. (1) when the accused appears or is brought before the court, such court shall proceed to hear the complainant if any, and take all such evidence as may be produced in support of the prosecution :

(2) The court shall ascertain from the Public Prosecutor or the complainant, as the case may be, the names of all the persons likely to be acquainted with the facts of the case, and to be able to give evidence for prosecution, and shall summon to give evidence before itself such of them as it thinks necessary.

(3) The court may refuse to summon any such witness, if it is of the opinion, that such witness is being called for the purpose of vexation or delay or defeating the ends of justice. Such ground shall be recorded by the court in writing.

265-G. (1) If, upon taking all the evidence referred to in section 265-F and making such examination, if any, of the accused as the court thinks necessary, it finds that no case against the accused has been made out which, if unrebutted would warrant conviction, the court shall discharge him.

(2) Nothing in this section shall be deemed to prevent a court from discharging the accused at any previous stage of the case if, for reasons to be recorded by the court, it considers the charge groundless.

265-H. If, when the evidence and examination have been taken and made, or, at any previous stage of the case, the court is of the opinion that there is ground for presuming that the accused has committed an offence, it shall frame in writing a charge aginst the accused.

[Khawaja Mohammad Safdar]

265-I. (1) The charge shall be read out and explained to the accused and he shall be asked whether he is guilty or has any defence to make.

(2) If the accused pleads guilty, the court shall record the plea, and may in its discretion convict him thereon.

265-J. If the accused refuses to plead or does not plead or claims to be tried, he shall be required to state at the commencement of the next hearing of the case or, if the court for reasons to be recorded in writing so thinks fit, forthwith, whether he wishes to cross-examine any, and if so, which of the witnesses for the prosecution, whose evidence has been taken. If he says, he does so wish, the witnesses named by him shall be recalled and after cross-examination and re-examination, if any, they shall be discharged. The evidence of any remaining witnesses for the prosecution shall next be taken and after cross-examination and re-examination, if any, they also shall be discharged.

265-K. (1) When the examination of the witnesses for prosecution and the examination, if any, of the accused are concluded, the accused shall be asked whether he means to adduce evidence.

(2) If the accused puts in a written statement, the court shall file it with the record ;

(3) If the accused or any one of the several accused, says that he means to adduce evidence, the court shall call on the accused to enter on his defence and produce his defence.

(4) If the accused, or any one of the several accused, after entering on his defence, applies to the court to issue any process for compelling the attendance of any witness for examination or the production of any document or other thing, the court shall

issue such process unless it considers that the application is made for the purpose of vexation or delay or defeating the ends of justice, such ground shall be recorded by the court in writing.'

Mr. Presiding Officer : The amendments moved are :

(*Pause*)

جناب صدارت کنندہ آفیسر : یہ F-۲۶۵ تک تو پوزیشن ٹھیک ہے اور (F) کے بعد جو (G) ہے یہ renumbring کی بات ہے ۔

خواجہ محمد صفدر : نہیں جناب ! یہ renumbering نہیں ۔

جناب صدارت کنندہ آفیسر : آپ کا مطلب یہ ہے کہ ترمیم بھی ہو اور اس کے بعد renumbering بھی ہو ۔

خواجہ محمد صفدر : یہ ایک بالکل نئی چیز ہے اور اس بل میں یہ نمبر میں نے خود لگائے ہیں ۔ یہ میں نے پہلے کر دیا ہے 'clauses be renumbered' تو باقی کی کلازیں بھی renumber ہوں گی ۔

Mr. Presiding Officer :

"That in Clause 2 of the Bill the proposed new section 265-F be substituted by the following."

خواجہ محمد صفدر : جی ہاں میں نے F-۲۶۵ کو substitute کیا ہے ۔

Mr. Masud Ahmed Khan : Point of order, Sir. Since honourable Senator Khawaja Mohammad Safdar has been allowed to put his amendments together I would say that by doing so he will be deviating from the normal course, the normal norms under which the Senate's work is carried on. Actually firstly we have to discuss or take up the amendment with regard to amendment No. 265-D where the honourable Senator has said that it should be omitted. If the House does not agree to that then his amendments to other clauses which he has read, that is, 265-F, G and so on, they became redundant.

جناب صدارت کنندہ آفیسر : کیسے ؟

جناب مسعود احمد خان : یہ اس لئے جناب کہ ۲۶۵ میں کہا گیا ہے کہ :

"when charge is to be framed"

اگر ان کی یہ ترمیم with regard to omissions نہیں مانی جا سکتی تو یہ سمجھا جائے گا کہ charge پہلے frame ہو گیا ہے اور جب پہلے charge frame ہو جائے

[Mr. Masud Ahmad Khan]

گا - تو پھر discharge کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ، جہاں charge already frame ہو چکا ہو تو پھر ملزم discharge نہیں ہوتا - پھر تو سوال acquittal کا ہو گا - اس لئے انہوں نے جو کہا ہے کہ میں ڈی ۲۶۵ اور ای ۲۶۵ کو اکٹھا پڑھتا ہوں تو دفعہ ۲۶۵ with regard to omission تھی -

And 265-E is also with regard to omission and then he wants that the proposed section 265-F be read as suggested by him, or as he has put in.

میرے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ D-۲۶۵ کی جو ترمیم خواجہ صاحب پیش کرنا چاہتے ہیں وہ ایوان میں پیش کی جائے گی ، اگر یہ ترمیم مسترد ہوتی ہے تو پھر یہ جو کچھ یہاں پڑھا گیا ہے پوری ایک صفحہ کی تحریر ، ڈسچارج ' ڈسچارج ' ڈسچارج ' پھر یہ بات تو نہیں بنتی - that becomes redundant altogether یہی میری گذارش ہے -

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! اس کے متعلق میں اتنی گذارش کروں گا کہ میں نے اس بل کو substitute کرنے کے لئے یہ نئی سکیم بل سے ہٹ کر پیش کی ہے جس کا میں سمجھتا ہوں کہ قواعد کے تحت اور پارلیمانی روایات کے تحت مجھے حق حاصل ہے - میں نے وہ طریقہ کار اختیار کیا ہے جو اس سے پہلے ہوتا تھا اور میں نے اسے ایک ترمیم کے ذریعے دوبارہ لانے کی کوشش کی ہے - جیسے میرے دوست فرماتے ہیں اگر ایک ایک کلاز پڑھی جائے گی تو پھر بھی میں اتنا ہی کہہ سکوں گا - مجھے کوئی دقت نہیں ہوگی - اس لئے میں نے یہ کہا تھا کہ انہیں as a whole لے لیں ، کیونکہ میں نے یہ ایک نئی سکیم دی ہے اور اس بل کی پوری سکیم کو substitute کیا ہے -

Malik Mohammad Akhtar : Sir, he is bringing us to the old law and he has given the entire scheme. I consider we can dispose it of earlier in this way than if we go to clause by clause consideration.

جناب صدارت کنندہ آفیسر : ملک صاحب ! یا تو یہ ہوتا کہ میں پہلے ان کو اجازت نہ دیتا کہ وہ انہیں اکٹھا پڑھیں اور اگر انہوں نے اکٹھا پڑھ دیا ہے تو let us put it together -

ملک محمد اختر : تو ڈیبیٹ بھی اکٹھی ہو جائے گی -

جناب مسعود احمد خان : جناب چیئرمین ! آپ نے انہیں اکٹھا پڑھنے کی اجازت دی تھی - میں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ خواجہ صاحب نے کیوں یہ

اجازت طلب کی کہ انہیں اکٹھا پڑھا جائے اس لئے کہ انہیں اس بات کا علم تھا کہ اگر ۲۶۵-D کے متعلق ان کی ترمیم مسترد کر دی جائے تو - - -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : - - - باقی پر گفتگو کا scope کم ہو جائے گا -

جناب مسعود احمد خان : اب وہ بھی redundant ہو گیا ہے - اس کا اسکوپ بھی ختم ہو گیا ہے - اب ایوان سے اس بات کی اجازت لی جائے کہ ان کی ترمیم متعلقہ ۲۶۵-D منظور کی جائے یا نہ کی جائے - اگر ایوان ان کی یہ درخواست مسترد کرتا ہے پھر آگے پڑھنے کی ضرورت نہیں ' پھر discharge کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا - چلئے ! اب چونکہ یہ تمام ترامیم پڑھ دی گئی ہیں تو - -

Malik Mohammad Akhtar : If I am not mistaken he has given it in the form of one amendment, that is No. 6.

(*Interruption*)

جناب صدارت کنندہ آفیسر : اس سے پہلے انہوں نے نمبر ۴ اور نمبر ۵ بھی پڑھنی ہیں جو ابھی ایوان میں پٹ نہیں کی گئیں -

Malik Mohammad Akhtar : I would like to be enlightened.

خواجہ محمد صفدر : میں عرض کرتا ہوں - کلاز صرف ایک ہے یہ ان کا مسئلہ ہے اگر مختلف کلازز ہوتیں تو پھر میں exclude ہو جاتا تھا ایک کلاز جو اس ایوان نے منظور کر لی تھی - اس کے خلاف جتنی بھی ترامیم تھیں ہم اسے contradictory to that decision of the House پیش نہیں کر سکتے تھے - I quite agree with the honourable Member لیکن یہ صرف ایک کلاز ہے جب تک یہ ڈسپوز آف نہیں ہو جاتی ساری کی ساری کلاز دو کی ترامیم تب تک آپ کلاز دو کو اس ایوان سے پاس نہیں کرا سکتے - ان کا مسئلہ وہیں کا وہیں رہتا ہے خواہ ہم ایک ایک کر کے لیں یا ہم ساری اکٹھی لیں کلاز دو کی جتنی امنڈمنٹس ہیں وہ ساری dispose of نہیں ہوں گی تب تک وہ اس ایوان کے سامنے کلاز دو کی منظوری یا نا منظوری کے لئے پیش نہیں ہو سکتیں - ان کا خیال یہ ہے کہ اگر اپنی ترمیم نمبر چار پڑھوں تو اس کے بعد کلاز نمبر ۲ پاس کر دیں - اور ۲۶۵ ای - ایف - جی - ایچ - آئی - جے - کے - ایل - ایم وہ کلازز نہیں ہیں بلکہ وہ کلاز کے اندر ایک پیراگراف سمجھ لیجئے - بل کو ملاحظہ فرمائیں -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : خواجہ صاحب یہ بات وہ بھی سمجھتے ہیں - مسعود احمد خان صاحب جو بات کہہ رہے ہیں کسی حد تک وہ آپ بھی سمجھ

[Khawaja Mohammad Safdar]

گئے ہوں گے - بہر صورت چونکہ میں نے پڑھنے کی اجازت دے دی تھی اس لئے
میں اسے پٹ کر دیتا ہوں -

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! آپ کلاز ۲ کی دونوں کلازز کو پٹ کر سکتے ہیں ایوان کی منظوری کے لئے - یہ آپ نہیں کہیں گے کہ ۲۶۵ تو کوئی کلاز نہیں ہے -

There is no clause in the Bill as 265-(A), 265-(B) or 265-(C). These are not the number of the clauses.

کلاز تو بھر ۲ ہے -

Mr. Masud Ahmad Khan : On a point of order, Sir. There is definitely a clause.

Khawaja Mohammad Safdar : This is not a clause.

Mr. Masud Ahmad Khan : The numerical numbers are always......

خواجہ محمد صفدر : بندہ نواز ! کلاز ۲ چیپٹر ۱۲ - اے ایکٹ ۵ ' ۱۸۹۸ء

Mr. Masud Ahmad Khan : Mr. Chairman, Sir, item No. 4 says :

Khawaja Mohammad Safdar to move that in clause 2 of the Bill the proposed.........

اس کے بعد کلاز چار آتی ہے -

.........new section so and so be omitted.

I say with regard to this clause—that this be omitted—that if that is not assented to by the House the rest of the new clauses cannot be moved.

Mr. Presiding Officer : He can move.

Mr. Masud Ahmad Khan : He can move only when the first amendment is put to the House.

جناب صدارت کنندہ آفیسر : مسعود صاحب انہوں نے ایک امنڈمنٹ موو کی ہے ہاؤس اس کو ریجکٹ کر دیتا ہے تو اس ایک اے.نڈ.نٹ ریجکٹ ہونے سے یہ کیسے ڈراپ ہو جائیں گی کہ وہ باقی امنڈمنٹس موو نہیں کر سکتے -

And straightaway the clause be put.

Mr. Masud Ahmad Khan: He has himself admitted. They become redundant.

Khawaja Mohammad Safdar: No, no, I have not admitted.

(Pause)

Mr. Presiding Officer: Anyhow, the amendments moved are:

"That in Clause 2 of the Bill, the proposed new section 265-D be omitted;

That in Clause 2 of the Bill, the proposed new section 265-E be omitted; and

That in Clause 2 of the Bill, the proposed new section 265-F be substituted by the following and the subsequent clauses be re-numbered :—

'265-F. (1) When the accused appears or is brought before the court, such court shall proceed to hear the complainant, if any, and take all such evidence or may be produced in support of the prosecution.

(2) The court shall ascertain from the Public Prosecutor or the complainant, as the case may be, the names of all the persons likely to be acquainted with the facts of the case, and to be able to give evidence for prosecution, and shall summon to give evidence before itself such of them as it thinks necessary.

(3) The court may refuse to summon any such witness, if it is of the opinion, that such witness is being called for the purpose of vexation or delay or defeating the ends of justice. Such ground shall be recorded by the court in writing.

265-G. (1) If, upon taking all the evidence referred to in section 265-F and making such examination, if any, of the accused as the court thinks necessary, it finds that no case against the accused has been made out, which if unrebutted would warrant conviction, the court shall discharge him.

[Mr. Presiding Officer]

(2) Nothing in this section shall be deemed to prevent a court from discharging the accused at any previous stage of the case if, for reasons to be recorded by the court, it considers the charge groundless.

265-H. If, when such evidence and examination have been taken and made, or at any previous stage of the case, the court is of the opinion that there is ground for presuming that the accused has committed an offence, it shall frame in writing a charge against the accused.

265-I. (1) The charge shall be read out and explained to the accused, and he shall be asked whether he is guilty or has any defence to make.

(2) If the accused pleads guilty, the court shall record the plea, and may in its discretion convict him thereon.

265-J. If the accused refuses to plead or does not plead or claim to be tried, he shall be required to state at the commencement of the next hearing of the case or, if the court for reasons to be recorded in writing so thinks fit, forthwith, whether he wishes to cross-examine any, and if so, which of the witnesses for the prosecution, whose evidence has been taken. If he says, he does so wish, the witnesses named by him shall be recalled and after cross-examination and re-examination, if any, they shall be discharged. The evidence of any remaining witnesses for the prosecution shall next be taken and after cross-examination and re-examination, if any, they also shall be discharged.

265-K. (1) When the examination of the witnesses for prosecution and the examination, if any, of the accused are concluded, the accused shall be asked whether he means to adduce evidence.

(2) If the accused puts in a written statement, the court shall file it with the record.

(3) If the accused or any one of the several accused, says that he means to adduce evidence, the court shall call on the accused to enter on his defence and produce his defence.

(4) If the accused, or any one of the several accused, after entering on his defence, applies to the court to issue any process for compelling the attendance of any witness for examination or the production of any document or other thing, the court shall issue such process unless it considers that the application is made for the purpose of vexation or delay or defeating the ends of justice, such ground shall be recorded by the court in writing'."

Malik Mohammad Akhtar : It is opposed, Sir, but I will request the Honourable Senator that it is an exhaustive amendment, as we have given one procedure and he has given another procedure, therefore it may not be debated.

خواجہ محمد صفدر : دو چار منٹ سے زیادہ نہیں لوں گا کوئی لمبی چوڑی ڈیبیٹ تو نہیں ہوگی دو تین باتیں ، جو میرے دوستوں نے ، خصوصاً فاروق لغاری صاحب نے کہی ہیں یا محترم مسعود خان صاحب نے کہی ہیں ان کا جواب دینا چاہتا ہوں اس ضمن میں جناب والا ! میں نے اس ترمیم کے ذریعے سمنز کیس ٹرائیل کے لئے وارنٹ کیس ٹرائیل کا پروسیجر تجویز کیا ہے اگرچہ اس بل میں سمنز کیس ٹرائیل کا پروسیجر تجویز کیا گیا ہے - جیسا کہ میں نے اپنی ابتدائی تقریر میں عرض کیا تھا - کہ میں سمجھتا ہوں کہ انصاف کے تقاضوں کو پورا نہیں کریں گے جہاں تک بعض دوستوں کا خیال ہے کہ کمٹمنٹ پروسیڈنگ کو ریوائیو کر رہے ہیں جیسا کہ محترم فاروق لغاری صاحب نے ارشاد فرمایا تھا میں ان کا یہ خطرہ دور کر دینا چاہتا ہوں کمٹمنٹ پروسیڈنگ ۲۵ دسمبر ۱۹۷۵ء میں ختم ہو چکی تھیں میں اس کے متعلق ریوائیول نہیں چاہتا اس لئے یہ کہنا کہ ہم کمٹمنٹ پروسیڈنگ کو ریوائیو کر رہے ہیں ایسا نہیں ہے - میں وارنٹ کیس پروسیجر ریوائیو کرنا چاہتا ہوں - دوسری بات جو کہ میں خصوصیت سے عرض کرنا چاہتا ہوں - ٹھیک ہے کہ ہر حکومت کا فرض ہے کہ وہ حالات کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ ملک کو آگے بڑھانے کے لئے کوشش کرے - ملک میں ترقی کی جو ضروریات اور تقاضے

[Khawaja Mohammad Safdar]

ہیں ان کو پورا کریں - کوئی بھی قانون ایسا نہیں جو کہ حرف آخر ہو - اس میں اصلاح ہونی چاہئے - لیکن جو اصلاح ہم کر رہے ہیں - مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مجھے اس سے اتفاق نہیں ہے - اور ہمیں یہ ترقی کی طرف نہیں لے جا رہی ہے - بلکہ میں یہ کہوں گا یہ ترقی معکوس ہے - یہ ہمیں آگے نہیں بڑھا رہی - بلکہ پیچھے لیجا رہی ہے - اس کے ساتھ ہی میں محترم وزیر برائے قانون و پارلیمانی امور کی توجہ ایک خصوصی بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں - کہ ہم دعویٰ تو یہ کر رہے ہیں کہ ہم جہاں بھی حالات کی تبدیلی کے ساتھ ضرورت محسوس کرتے ہیں ہم اس کرمنل پروسیجر کوڈ میں تبدیلیاں کر رہے ہیں ضرور کیجئے - لیکن آپ نے اس قوم کے ساتھ ایک حتمی وعدہ کر رکھا ہے کانسٹیٹیوشن جیسی مقدس کتاب میں کہ آپ تین سال کے اندر جوڈیشری کو انتظامیہ سے الگ کریں گے اور تین سال میں صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں وہ نہایت ضروری تھی - اگر آپ کرنی چاہتے ہیں ترمیم تو ابھی موقعہ ہے - ورنہ دو ماہ کے بعد آپ کو خدا نہ کرے کہ آپ اس کو ضروری سمجھیں کہ آپ کو آئین میں تبدیلی کرنی پڑ جائے - اور ۱۳ اگست ۱۹۷۶ء کو وہ معیاد ختم ہو جائے گی - آج مئی کے آخری ہفتوں میں سے ہم گذر رہے ہیں دیکھ لیجئے کہ باقی کتنا وقت رہ گیا ہے -

ملک محمد اختر : یہ تو تھرڈ ریڈنگ کی باتیں تھیں -

خواجہ محمد صفدر : میں سارہ ہی ختم کیے دیتا ہوں - کوئی بات نہیں باقی جناب والا مجھے فاروق لغاری صاحب سے اتفاق ہے - کہ Justice delayed is justice denied لیکن غرض یہ ہونی چاہیے کہ انصاف ، جسٹس نہ صرف ہو بلکہ ہوتا ہوا دکھائی دے - وہ اس سارے پروسیجر سے میری رائے میں نہیں ہو سکتا -

جناب مسعود احمد خان : جناب چیئرمین صاحب یہ کون سی اسٹیج ہے جس پر پہلی ریڈنگ کا - - -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں -

جناب مسعود احمد خان : یس سر - یہ کون سی اسٹیج ہے کہ پہلی ریڈنگ کی تقاریر کا جواب جو ہے وہ اس امنڈمنٹ میں دیا جا رہا ہے -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : نہیں نہیں - اصل میں فرسٹ ریڈنگ میں جب دوست گفتگو فرمارہے تھے تو ان کے پیش نظر ایکٹ کی کلازز تھیں - تو اب اس

کلاز پر انہوں نے یہ ضروری سمجھا - اس وقت چونکہ انہیں موقعہ نہیں مل سکا تھا منسٹر صاحب نے وائنڈاپ کیا تو انہوں نے ضروری سمجھا کہ وہ ان باتوں کا جواب اس وقت دے دیں - بات یہ ہے کہ جب کلاز بائی کلاز ڈسکشن ہو تو اس میں ہر کلاز پر آپ کو تفصل سے بات کرنے کا حق ہے -

جناب مسعود احمد خان : جناب نے ان کی امنڈمنٹس اب ہاؤس کے سامنے ہٹ کی ہیں وزیر صاحب نے اپوز کی ہیں - اب ہم ان کے متعلق کچھ سننا چاہتے تھے -

خواجہ محمد صفدر : سمن کیس ٹرائیل ہو - آپ وکیل ہیں - یہ آپ بہتر سمجھتے ہیں - یہ آپ کے لئے کوئی نئی بات نہیں ہے - وارنٹ کیس ٹرائیل کا پروسیجر میں نے اس ترمیم کے ذریعے پیش کیا ہے

Mr. Masud Ahmad Khan : Beyond the scope of this Bill.

جناب صدارت کنندہ آفیسر : خواجہ صاحب مختصر فرما دیجیئے -

خواجہ محمد صفدر : میں نے بات ختم کر دی ہے -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : آپ کچھ فرمائیں گے -

Malik Mohammad Akhtar : Sir, I would only say that the honourable Member has so much fallen in love with old procedure that he sees nothing but the old things and we are a revolutionary party.

Mr. Presiding Officer : The question before the House is :

> "That the amendment moved by Khawaja Mohammad Safdar be adopted."

(*The motion was negatived*)

Mr. Presiding Officer : The amendment stands rejected.

خواجہ صاحب باقی move کرنی ہیں ؟

خواجہ محمد صفدر : اب میں ان کو یاد دلا دوں - یہ نوٹ کرلیں شاید بعد میں ان کو ترمیم کرنی پڑے - وہ یہ ہے جناب -

Sir, I beg to move :

> "That in Clause 2 of the Bill, in the proposed new section 256-C the words and brackets "(if any)" occurring in the fourth line be omitted."

Mr. Presiding Officer : The amendment moved is :

> "That in Clause 2 of the Bill, in the proposed new section 256-C the words and

[Mr. Presiding Officer]

brackets "(if any)" occurring in the fourth line be omitted."

Malik Mohammad Akhtar : Opposed, Sir.

جناب صدارت کنندہ آفیسر : تقریر تو انہوں نے بھی نہیں کرنی ۔

خواجہ محمد صفدر : بالکل نہیں ۔ میں بتائے دیتا ہوں کہ یہ بڑا ضروری ہے ۔ میں عرض کر دوں کہ انہوں نے اپوز کر دیا ہے ۔

جناب صدارت کنندہ آفیسر : وہ ساتھ ہی یہ کہ رہے ہیں we will look into it ۔

خواجہ محمد صفدر : میں عرض کرتا ہوں ۔ ۳۴۲ کے تحت ہر ملزم کا بیان لینا انتہائی ضروری ہے کسی مقدمے میں ۔ مقدمے کی نوعیت خواہ کوئی بھی ہو جو وکلاء صاحبان ہیں وہ جانتے ہیں کہ ۳۴۲ کے تحت اگر ملزم کا بیان نہ لکھا جائے تو مقدمہ vitiate ہو جاتا ہے اور یہاں لکھا ہے کہ if any ۔ کہ شاید بیان لے لیا جائے ۔ یا نہ لیا جائے ۔ That is a must اس لیے میں نے یہ لکھا ہے ۔ کہ جہاں اور گواہوں اور ملزم کا بیان if any نہیں ہو گا ۔ وہ must ہوگا ۔ وہ یقیناً ہوگا ۔ اس لیے if any کو آڑا دینا چاہئے ۔ کیونکہ دفعہ ۳۴۵ میں کوئی ترمیم نہیں ہوئی ۔

جناب صدارت کنندہ آفیسر : آپ کچھ فرمانا چاہیں گے ؟

Malik Mohammad Akhtar : It does not carry much weight.

Mr. Presiding Officer : We will look into it.

جناب فاروق احمد لغاری : ایک چھوٹی سی شاید پرنٹنگ کی غلطی ہے ۔ Spelling وغیرہ کی correction کرنی ہے ۔

جناب صدارت کنندہ آفیسر : آپ اس وقت 265-G کی باتیں کر رہے ہیں ۔

جناب فاروق احمد لغاری : سر ! 'D'

جناب صدارت کنندہ آفیسر : یہ 'D' under consideration نہیں ہے ۔

جناب فاروق احمد لغاری : میں عرض کروں کہ کلاز ۲ under consideration ہے ۔

Mr. Presiding Officer : At this stage we are discussing "g" and not "d".

مسٹر فاروق احمد لغاری : آپ اکٹھی کر رہے ہیں -

یہاں لکھا ہے -

If after perusing police report

ہونا perusal چاہئے یہ spelling کی غلطی ہے - یہ آپ ٹھیک کر لیں -

خواجہ محمد صفدر : یہ perusal ہونا چاہئے -

ملک محمد اختر : یہ کلیریکل غلطی ہے اس کو ٹھیک کر لیں گے -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : ہاں اس کو آپ ٹھیک کر لیں -

Mr. Presiding Officer : The question before the House is :

"That the amendment moved by Khawaja Mohammad Safdar be adopted."

(*The motion was negatived*)

Mr. Presiding Officer : The amendment has been rejected.

باقی تو موو نہیں کرنی ؟

خواجہ محمد صفدر : چلئے جناب نہیں موو کرتے -

Mr. Presiding Officer : So, the question before the House is :

"That Clause 2 stands part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Presiding Officer : Clause 2 stands part of the Bill.

The question before the House is :

"That Clauses 3 and 4 stand part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Presiding Officer : Clauses 3 and 4 stand part of the Bill.

خواجہ محمد صفدر : فرسٹ پر تو امنڈمنٹ نہیں موو کرنی وہ امنڈمنٹ بڑی ضروری ہے - شاید جناب انکو پھر کرنی پڑجائے وہ پروسیجرل ہے اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے - تو جناب والا میں امنڈمنٹ پڑھے دیتا ہوں -

Malik Mohammad Akhtar : Sir, I beg to move :

> "That in Clause 1, in sub-clause (1) between the bracket and the word 'Amendment' the word 'second' be inserted."

Malik Mohammad Akhtar : Opposed.

خواجہ محمد صفدر : یہ اس لئے ضروزی ہے جناب والا ! کہ جب ہم cite کریں گے اس بل کو تو پہلا بل جو اسی سال پاس ہوا ہے - تو اس کے متعلق Crmiinal Procedure Amendment No. so and so کریں گے - دوسرے کے متعلق سیکنڈ کے - کیوں کہ ایک ہی سال میں دو ترامیم ہو رہی ہیں - اس لیے سیکنڈ کے متعلق آپ کو سیکنڈ لکھنا پڑے گا -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : ایک رول کی طرف میری توجہ مبذول کرائی گئی ہے - اگر آپ اجازت دیں تو میں اسے دیکھ لوں - ملک صاحب آپ بھی اسے دیکھ لیں - یہ ۱۸۸ ہے -

> "(6) When a Bill is passed, with or without amendment, the Secretary may, if necessary—
>
> (a) correct punctuations or grammatical or printing errors ; or
>
> (b) make incidental, consequential or verbal alterations ; or
>
> (c) renumber or re-letter the provisions of the Bill."

Malik Mohammad Akhtar : I am sorry, Sir, this will not be possible. I am not going to take the responsibility.

Mr. Presiding Officer : So the question before the House is :

> "That the amendment moved by Khawaja Mohammad Safdar be adopted."

(*The motion was negatived*)

Mr. Presiding Officer : The amendment stands rejected.

Now the question before the House is :

> "That Clause 1, Short Title and Preamble stand part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Presiding Officer : Clause 1, Short Title and Preamble stand part of the Bill. Now, item No. 4, Malik Mohammad Akhtar.

Malik Mohammad Akhtar : Sir, I beg to move :

> "That the Bill further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Code of Criminal Procedure, (Amendment) Bill, 1976] be passed."

Mr. Presiding Officer : The motion moved is :

> "That the Bill further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Code of Criminal Procedure, (Amendment) Bill, 1976] be passed."

Khawaja Mohammad Safdar : Opposed.

Mr. Presiding Officer : The question before the Hous is :

> "That the Bill further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 1976] be passed."

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer : Next is item No. 5.

Malik Mohammad Akhtar: Sir, if the House is not in a mood to have the next item then we can have it tomorrow. We can do it tomorrow.

(At this stage the Presiding Officer vacated the Chair and Mr. Deputy Chairman occupied it).

Mr. Deputy Chairman : Tomorrow is the Private Members Day, and we would not be able to do it.

Mr. Farooq Ahmad Khan Leghari : Sir, there should be a Tea Break and then we will take it up.

Malik Mohammad Akhtar : Then do it.

Mr. Farooq Ahmad Khan Leghari : Sir, there should be a Tea Break and then we will take it up.

Mr. Deputy Chairman : Let me start first.

THE ABANDONED PROPERTIES (TAKING OVER AND MANAGEMENT) (AMENDMENT) BILL, 1976

Malik Mohammad Akhtar : Sir, I beg to move :

> "That the Bill to amend the Abandoned Properties (Taking Over and Manage-

[Malik Mohammad Akhtar]

> ment) Act, 1975 [The Abandoned Properties (Taking Over and Management) (Amendment) Bill, 1976], as passed by the National Assembly be taken into consideration."

Mr. Deputy Chairman : The motion moved is :

> "That the Bill to amend the Abandoned Properties (Taking Over and Management) Act 1975 [The Abandoned Properties (Taking Over and Management) (Amendment) Bill 1976], as passed by the National Assembly be taken into consideration."

Khawaja Mohammad Safdar : Opposed.

Mr. Deputy Chairman : Khawaja Sahib, do you want to move this amendment ?

Khawaja Mohammad Safdar : No, Sir.

Mr. Deputy Chairman : Not moved. Thank you.

Malik Mohammad Akhtar : Sir, it is a simpler Bill and we are making some sort of provision in respect of abandoned properties. Sir, we are giving the definition of specified person which would read :

> "Specified person" means a person who, at any time before the sixteenth day of December, 1971, was a citizen of Pakistan domiciled in the territories which before the said day constituted the Province of East Pakistan and who, on or after that day, has ceased or ceases to be a citizen of Pakistan, and includes a company registered in the said territories the registered office which has not been shifted in pursuance of the Companies (Shifting of Registered Office) Ordinance, 1972."

That is the only real amendment and I consider that the definition had to be changed to meet the present requirements. That is all.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس بل کا اہم ترین حصہ یہی الفاظ Specified person کی تعریف ہیں اس قانون ، ایکٹ نمبر۲۰ مجریہ ۱۹۷۵ میں اس کی تعریف اس طور پر دی گئی ہے :

> "A specified person means a citizen of Pakistan, domiciled in the territory which

immediately before the 16th day of December, 1971 constituted the province of East Pakistan who has lived or lives or has expressed his desire to be taken out of or to be allowed to leave the territories of Pakistan and includes a company registered in the said territories and registered office of which has not been shifted in pursuance of Companies Shifting of Registered Office Ordinance, 1972. Ordinance V of 1972''

یہ ترمیم انتہائی واضح تھی کیونکہ جہاں تک پاکستان کی شہریت کا تعلق ہے ، ہر وہ شخص جو پاکستان کے قیام کے وقت ان علاقوں میں بستا تھا اور رہتا تھا جو کہ پاکستان کی مملکت میں شامل ہوئے یا ہر وہ شخص جو کہ اگرچہ قیام پاکستان سے قبل ان علاقوں میں رہتا تھا جو کہ بھارت میں شامل ہوئے لیکن وہ ترک وطن کر کے پاکستان چلا آیا اور اس کے علاوہ بھی Pakistan Citizenship Act, 1951 کے تحت مختلف نیچرلائزیشن یا کئی اور بھی بہت سی دفعات ہیں وہ سبھی پاکستانی تصور کئے جاتے تھے اور کئے جاتے ہیں - جہاں تک Pakistan citizenship کا تعلق ہے وہ تعریف میں آتے ہیں - کہ وہ اس ملک کے شہری ہیں -

جناب والا ! اب سقوط ڈھاکہ کے بعد ہمیں یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ ہم ان Specified persons کی تعریف کریں جو کہ اس ملک کے شہری نہیں رہے اور اس کی تعریف ہم نے اس طور پر کی تھی کہ جو لوگ پاکستان میں رہنا نہیں چاہتے یا چلے گئے ہوئے ہیں یا جو یہ چاہتے ہیں کہ ان کو باہر بھیج دیا جائے وہ پاکستانی نہیں ہیں اور ان کی جائیداد اس قانون کے تحت حکومت کی تحویل میں آجائے گی یہ بالکل ٹھیک ہے یہ تعریف بالکل درست تھی اس میں کوئی ابہام نہیں تھا ، اس میں کوئی دقت نہیں تھی ، اس میں کوئی مشکل نہیں تھی لیکن اب جو ترمیم اس لفظ کی کی جا رہی ہے وہ اس قسم کی ہے جو کہ Pakistan Citizenship Act کے خلاف ہے - اور جو اس میں ترمیم کے بغیر کسی طور پر ہم کسی قانون میں رکھ نہیں سکتے - اس لئے وہ سپیشل قانون ہے تمام ان قوانین پر حاوی رہے گا وہ خاص مقصد کے لئے وضع کیا گیا ہے -

(مداخلت)

خواجہ محمد صفدر : آپ Citizenship کا جبھی فیصلہ کریں گے جب گورنمنٹ Citizenship کا فیصلہ کرے گی تو پھر Citizenship Act جو ہے وہ اسپیشل ایکٹ ہو گا وہ جنرل ایکٹ نہیں ہوگا - اس لئے اس کے باہر آپ جا نہیں سکتے - Citizenship

[Khawaja Mohammad Safdar]

کیسے ختم ہو سکتی ہے وہ اس ایکٹ میں دیا ہوا ہے - یہ پرانا نہیں ہے جو کہ ترمیم شدہ ہے ۱۴ - اے ہے اسے پڑھ رہا ہوں -

Section 14.

"Renunciation of citizenship.— (1) If any citizen of Pakistan residing outside Pakistan, who is not a minor and

(a) is also a citizen or national of another country, or

(b) has been given by the competent authority of another country any valid document assuring him of the grant of the citizenship or nationality of that other country upon renouncing his citizenship of Pakistan, makes in the prescribed manner a declaration renouncing his citizenship of Pakistan, the declaration shall be registered by the prescribed authority, and upon such registration that person shall cease to be a citizen of Pakistan."

ہم نے ایک باقاعدہ طریقہ وضع کیا ہوا کہ وہ شخص نہ صرف دوسرے ملک کی شہریت حاصل کرے بلکہ وہ ہماری شہریت کو ختم کرے اس کے متعلق - - -

ملک محمد اختر : ایسٹ پاکستان نہیں ہے -

خواجہ محمد صفدر : میں جناب والا ! ایسٹ پاکستان کی بات نہیں کر رہا ہوں آپ نے آئین میں تسلیم کرایا ہے اور ایک علیحدہ ملک ہے لیکن سوال یہاں پر یہ نہیں ہے سوال یہ ہے کہ جو پاکستان کا شہری ہے اور پاکستانی شہریت کیسے چھوڑی جا سکتی ہے آپ نے یہاں الفاظ یہ لکھے ہیں who ceases to be a Pakistani ، اب cease کرنا کوئی نہیں کیونکہ اس Citizenship Act کے تحت کسی کی شہریت جو ہے وہ منقطع نہیں ہوتی ہے جب تک وہ اس کا اعلان نہ کر دے اور کسی دوسرے ملک کی شہریت حاصل نہ کر لے مسئلہ اب یہ ہے کہ یہ ترمیم جو آج یہ لا رہے ہیں اس میں الفاظ رکھے ہیں -

"Who has ceased or ceases to be a Pakistani"

تو میرے نکتہء نظر سے ہر شخص جو اپنے آپ کو پاکستانی کہتا ہے خواہ وہ کرۂ ارض میں کسی جگہ پر ہو اور وہ Pakistani Citizenship Act کی کسی

شق میں آتا ہو تو وہ پاکستانی ہے یا پھر اس ایکٹ میں ترمیم کی جائے آپ نے آگے ۱۹۷۳ء میں اس ایکٹ میں ترمیم کی ہے اس وقت بنگلہ دیش معرض وجود میں آ چکا تھا اور آپ نے اس کو تسلیم کر لیا ہوا تھا اس لئے اس کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس ترمیم کے بعد آپ یہ کہیں اور ایک نئی تعریف پاکستانی شہریت کی قائم کی جائے یہ میرا اعتراض ہے مہربانی کر کے اس پر غور فرمائیے -

Malik Mohammad Akhtar : I do not consider that there is any confusion about it. The matter is very simple. The definition given is quite positive, clear, and certainly there is a course for giving up citizenship, but that is not applicable in the present case.

Mr. Deputy Chairman : Thank you. No other speech. Therefore I put the question to the House.

The question before the House is :

> "That the Bill to amend the Abandoned Properties (Taking Over and Management) Act, 1975 [The Abandoned Properties (Taking Over and Management) (Amendment) Bill, 1976], as passed by the National Assembly, be taken into consideration."

(*The motian was adopted*)

Mr. Deputy Chairman : There is no amendment in Clause 2 and Clause 3. Therefore, I put the Clauses 2 and 3 together.

The question before the House is :

> "That Clauses 2 and 3 form part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Deputy Chairman : Clause 4, amendment by Khawaja Safdar. Ary you moving it ?

یہ omission کے لئے ہے -

خواجہ محمد صفدر : میں اس کو پیش نہیں کر رہا ہوں دو تین نمبر کلاز آپ نے پٹ کر دی ہیں -

جناب ڈپٹی چیئرمین : ہاں میں نے پٹ کر دی ہیں -

Are you not moving amendment to Clause No. 4 ? Well, therefore I put Clause 4 to the House.

[Mr. Deputy Chairman]

The question before the House is :

"That Clause 4 form part of the Bill."

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I have a substitution amendment, at No. 2-A in the supplementary list.

Mr. Deputy Chairman : Yes.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

> "That in Clause 4 of the Bill, the words 'has ceased or ceases to be a citizen of Pakistan' be substituted by the words 'has renounced the citizenship of Pakistan under Section 14-A of the Pakistan Citizenship Act, 1951'."

جناب احمد وحید اختر : یہ سپلیمنٹری لسٹ میں تین نمبر ہے -

Mr. Deputy Chairman : Clause 2 and 3 form part of the Bill. Now, the amendment in Clause 4 is that :

> "That in Clause 4 of the Bill, the words 'has ceased or ceases to be a citizen of Pakistan' be substituted by the words 'has renounced the citizenship of Pakistan under Section 14 A of the Pakistan Citizenship Act, 1951'."

Malik Mohammad Akhtar : Opposed, Sir. They have debated the point.

Khawaja Mohammad Safdar : Quite right, Sir.

میں نے اپنے خیالات کا اظہار کر دیا ہے -

Mr. Deputy Chairman : Now, I put the question to the House. The question is :

> "That in Clause 4 of the Bill the words 'has ceased or ceases to be a citizen of Pakistan' be substituted by the words 'has renounced the citizenship of Pakistan under Section 14-A of the Pakistan Citizenship Act, 1951'."

(*The motian was negatived*)

Mr. Deputy Chairman : Now I put Clause 4.

The question is :

"That Clause 4 form part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, now I am moving Amendment at serial No. 2 B from the supplementary list.

Mr. Deputy Chairman : Yes.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

> "That in Clause 5 of the Bill, the words 'as the Federal Government may, by notification in the official Gazette, specify' be substituted by the words 'as the State Bank of Pakistan has notified'."

Mr. Deputy Chairman : Motion moved is :

> "That in Clause 5 of the Bill the words 'as the Federal Government may, by notification in the official Gazette, specify' be substituted by the words 'as the State Bank of Pakistan has notified'."

Malik Mohammad Akhtar : Opposed, Sir.

Mr. Deputy Chairman : The motion is opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! میرا یہ اعتراض ہے کہ جن لوگوں نے اس قسم کی جائیداد جو کہ تارکین وطن چھوڑ گئے ہیں ان پر قبضہ رکھا ہوا ہے ان کو کسی طور پر جرمانہ ہونا چاہئے اور ابھی ہمارے ملک میں سود کا لین دین جاری ہے اور اس شکل میں ان کو جرمانہ کرنا ہوگا تو بجائے اس کے کہ فیڈرل گورنمنٹ سود کی شرح خود مقرر کرے اور اس کی صوابدید پر چھوڑ دیا جائے کہ وہ جو چاہے سود کی شرح مقرر کرے تو کیا یہ مناسب نہیں ہوگا کہ جیسے میں نے تجویز کیا ہے کہ اسٹیٹ بنک آف پاکستان نے جس شرح کا اعلان کیا ہوا ہے وہی شرح سود ان لوگوں سے حاصل کی جائے اس سے کوئی ابہام نہیں رہے گا کوئی شک و شبہ نہیں رہے گا اور سب کو معلوم ہوگا کیونکہ گزٹ میں اس کی نوٹیفکشن ہوتی رہتی ہے جو اسٹیٹ بنک کی شرح موجود ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ لاء منسٹر صاحب کو اسے قبول کر لینا چاہئے ۔

Malik Mohammad Akhtar : Sir, the Federal Government always takes such decisions after consultation with the concerned authorities and which necessarily would be the State Bank in this case.

Mr. Deputy Chairman : I put the question.

The qustion is :

> "That in Clause 5 of the Bill, the words 'as the Federal Government may, by

[Mr. Deputy Chairman]

> notification in the official Gazette, specify' be substituted by the words 'as the State Bank of Pakistan has notified'."

(The motion was negatived)

Mr. Deputy Chairman : Now Clause 5.

The question before the House is :

"That Clause 5 forms part of the Bill."

(The motion was adopted)

آپ کی omission کی ترمیم ہے وہ آپ موو کر رہے ہیں ؟

خواجہ محمد صفدر : میں صرف دو فقرے عرض کروں گا سیکشن نمبر ۲۹ میرے سامنے ہے ۔

> Section 29. "Power of the Federal Government to take action with regard to the abandoned property."

تو اس میں تمام اختیارات جو اس وقت گورنمنٹ اس ترمیم کے ذریعے حاصل کرنا چاہتی ہے وہ پہلے ہی دئے ہوئے ہیں اور یہ ترمیم بیکار ہے اس لئے میں نہیں سمجھتا کہ قانون سوچ سمجھکر وضع کئے جا رہے ہیں یا کیا ہو رہا ہے کاٹھی پر کاٹھی ڈالی جا رہی ہے زین پر زین ڈالی جا رہی ہے وہ پہلے ہی سب اختیارات موجود ہیں یہ سیکشن ۲۹ اک لمبا سیکشن ہے اور abandoned property کے لئے فیڈرل گورنمنٹ ہر قسم کا حکم دے سکتی ہے اور اس ہر قسم میں نیلامی فروخت سب کچھ آ جاتا ہے ۔

ملک محمد اختر : یہ disposal in public interest کرنا ضروری ہے ورنہ سارا قانون چیلنج ہو جائے گا ۔

Mr. Deputy Chairman : So, now I put the question to the House.

The question before the House is :

"That Clause 6 forms part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Deputy Chairman : Clause 7. There is no amendment.

The question before the House is :

"That Clause 7 forms part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Deputy Chairman : Now, Clause 1, Khawaja Mohammad Safdar. Not moved.

I put the question to the House.

The question is :

"That short title, preamble and Clause 1 form part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Deputy Chairman : Item No. 6

Malik Mohammad Akhtar : I beg to move :

"That the Bill to amend the Abandoned Properties (Taking Over and Management) Act, 1975 [The Abandoned Properties (Taking Over and Management) (Amendment) Bill, 1976], be passed."

Mr. Deputy Chairman : The motion is :

"That the Bill to amend the Abandoned Properties (Taking Over and Management Act, 1975 [The Abandoned Proper ties (Taking Over and Management) (Amendment) Bill, 1976], be passed."

Khawaja Mohammad Safdar : Opposed.

Mr. Deputy Chairman : No speeches ?

Voices : *No.*

Mr. Deputy Chairman : Since there are no speeches, I will put the question.

The question is :

"That the Bill to amend the Abandoned Properties (Taking Over and Manage-

[Mr. Deputy Chairman]

ment) Act, 1975 [The Abandoned Properties (Taking Over and Management) (Amendment) Bill, 1976], be passed."

(The motion was adopted)

Mr. Deputy Chairman : Now, there is no other business left.

Mian Ihsan-ul-Haq : I must congratulate the Law Minister for his efficient and speedily disposal of the legislative work.

Malik Mohammad Akhtar : The entire Senate deserves congratulations on this creditable performancc particularly Sardar Mohammad Aslam Khan.

سردار محمد اسلم خان : جناب والا ! ملک صاحب کیا فرما رہے ہیں ؟

خواجہ محمد صفدر : آپ کی تعریف کر رہے تھے -

ملک محمد اختر : جناب والا ! میں تو نہیں کہہ سکتا آج خدا کے فضل سے ۶۳ دن مکمل کر لئے ہیں -

That is big achievement by the legislature.

اور بڑی اچھی attendance رہی ہے - انشاء اللہ تعالیٰ کل ہاؤس کو مبارک باد عرض کروں گا - جناب والا ! آج میرے متعلق کہا گیا ہے - لیکن میں تو خادم ہوں -

جناب ڈپٹی چیئرمین : کل پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے - کل آپ وزراء صاحبان کو بھی لائیں کیونکہ اگر وہ نہیں ہوں گے تو کوئی کارروائی نہیں ہوگی -

ملک محمد اختر : جناب والا ! کل جب چائے پر بیٹھیں گے تو پریس والوں کو بلائیں گے اور ساتھ ان کو بھی بلائیں گے -

Mian Ihsan-ul-Haq : We don't need any Minister in the presence of Malik Mohammad Akhtar because he fulfils all the requirements.

Mr. Deputy Chairman : Tomorrow is Private Members' day and there will be resolutions.

The Senate stands adjourned to meet again tomorrow at 9.30 a.m.

[The House then adjourned to meet again at half-past nine of the Clock in the morning on Friday, May 21, 1976]